بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 19

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

23 شعبان 1439 ہجری قمری • 10 ہجرت 1397 ہجری شمسی • 10 مئی 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ۞ (سورۃ البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 مئی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

کیا کسی زمانہ میں باستثنائے زمانہ نبوی کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزار ہا پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور وہ سب کی سب روز روشن کی طرح پوری ہوگئیں اور ہزار ہا لوگوں نے ان کے پورے ہونے پر گواہی دی

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اُس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزار ہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہوگئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں ان کی نظیر اگر گزشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے اُن کی آنکھیں کھل جاتیں اور میں ان کو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی نظیر ان پیشگوئیوں کی پیش کر سکتے۔ محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ فلاں پیشگوئی پوری نہ ہوئی ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بدظنی کی طرف منسوب کریں۔ اگر کسی مجمع میں اسی تحقیق کے لئے گفتگو کرتے تو ان کو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا بے حیا کہلانا پڑتا۔ ہزار ہا پیشگوئیوں کا ہو بہو پورا ہو جانا اور اُن کے پورا ہونے پر ہزار ہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچھ تھوڑی بات نہیں ہے گو یا خدائے عزوجل کو دکھلا دینا ہے۔ کیا کسی زمانہ میں باستثنائے زمانہ نبوی کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزار ہا پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور وہ سب کی سب روز روشن کی طرح پوری ہوگئیں اور ہزار ہا لوگوں نے ان کے پورے ہونے پر گواہی دی۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں جس طرح خدا تعالیٰ قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے اور صد ہا امور غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے اس زمانہ کی گزشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی۔ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اُترے گا اُس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا اور دنیا اُس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی اُن کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے یہ اس لئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں اس لئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے گو یا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ اُن سے چھپ گیا اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اُسی کے اِذن سے ظاہر ہو رہے ہیں لیکن افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلّی سے دشمنی کی۔ ان کے ہاتھ میں بجز قصّوں کے اور کچھ نہیں اور ان کا خدا ان کے اپنے ہی تصورات ہیں دل ٹیڑھے ہیں اور ہمتیں تھکی ہوئی ہیں اور آنکھوں پر پردے ہیں۔ دوسری قومیں تو خود حقیقی خدا کو کھو بیٹھی ہیں ان کا کیا ذکر ہے جنہوں نے انسانوں کے بچوں کو خدا بنا لیا۔ مسلمانوں کا حال دیکھو کہ وہ کس قدر اس سے دور ہو گئے ہیں۔ سچائی کے پکّے دشمن ہیں راہ راست کے جانی دشمن کی طرح مخالف ہیں مثلاً ندوۃ العلماء نے اسلام کے لئے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور یا انجمن حمایت اسلام لاہور جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کا مال لیتی ہے کیا یہ لوگ خیر خواہ اسلام ہیں؟ کیا یہ لوگ صراط مستقیم کی حمایت کر رہے ہیں؟ کیا ان کو یاد ہے کہ اسلام کن مصیبتوں کے نیچے کچلا گیا اور دوبارہ تازہ کرنے کے لئے خدا کی عادت کیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسی قدر قابلِ قبول ہو سکتے لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں کہ حمایت کا دعویٰ کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر ہو گئے۔

اب وہ اُس خدا کو کیا جواب دیں گے جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے مگر ان کو تو کچھ پروا نہیں۔ آفتاب دو پہر کے نزدیک آ گیا ابھی اُن کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا مگر ابھی وہ بیابان میں رو رہے ہیں۔ اُس کے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے لیکن ان لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ اس کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں اور نہ صرف غافل بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ پس یہی حمایت اسلام اور ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے جو ان کے ہاتھوں سے ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دیں گے جو ابتدا سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے آئے ہیں۔ نہیں بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ۔ خدا نے جیسا کہ آج سے دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کیلئے آسمان پر رمضان میں خسوف کسوف کیا اور نیّر النہار اور نیّر اللیل کو میرے لئے گواہ بنا کر دو نشان ظاہر فرمائے۔ ایسا ہی اُس نے نبیوں کی پیشگوئی کے موافق زمین پر بھی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک او وہ نشان جس کو تم قرآن شریف میں پڑھتے ہو وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ اور حدیث میں پڑھتے ہو ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا جس کی تکمیل کیلئے ارض حجاز میں یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ میں ریل بھی طیار ہو رہی ہے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 3)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 28، 29 اور 30 دسمبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

انگریزوں کا خود کاشتہ نہیں مالکِ حقیقی کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ...... !

گزشتہ چند شماروں سے ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے جماعت احمدیہ اور بانی جماعت پر لگائے گئے الزامات کا جواب دے رہے ہیں۔ پچھلے دو شماروں میں ہم نے انگریزوں کے خود کاشتہ پودا ہونے کے الزام کا جواب دیا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انگریزوں کا خود کاشتہ پودا، انگریزوں کا ایجنٹ ہونے کا الزام محض اس بنا پر لگایا جاتا ہے کہ آپ نے انگریزی حکومت کی تعریف کی اور حکومت کے خلاف بغاوت اور تلوار اُٹھانے سے منع فرمایا۔ جاننا چاہئے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی حکومت کے متعلق جو کچھ بھی کہا بالکل مبنی برحق اور عین اسلامی تعلیم کے مطابق کہا۔ آج کی گفتگو میں ہم قارئین کو بتائیں گے انگریزی حکومت کی تعریف کرنے اور ان کے خلاف بغاوت کرنے اور تلوار اُٹھانے کو بُرا جاننے میں آپؑ اکیلے نہیں تھے بلکہ اس وقت کے علماء بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ذیل میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 1985 سے اختصار کے ساتھ کچھ حوالے پیش ہیں۔ ملاحظہ ہو علّامہ اقبال ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر اپنے منظوم کلام میں کیا کہتے ہیں :

میّت اُٹھی ہے شاہ کی، تعظیم کے لئے | اقبال اُڑ کے خاک سرِ رہ گزار ہو
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا | دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے

’’یعنی جس مہینے میں ملکہ وکٹوریہ فوت ہوئیں اقبال کہتے ہیں کہ اس مہینہ کا نام جو مرضی رکھ لو حقیقت میں یہ محرم کے واقعہ سے مختلف نہیں ہے، محرم میں جو دردناک واقعہ گزرا تھا یہ واقعہ اس کی ایک نئی صورت ہے۔‘‘

پھر لکھتے ہیں:

کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے | اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے

پھر لکھتے ہیں:

اَے ہند تیرے سر سے اٹھا سایہ خدا | اِک غمگسار تیرے مکینوں کی تھی، گئی
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے | زینت تھی جس سے تجھ کو جنازہ اسی کا ہے

(باقیات اقبال، مرتبہ سید عبدالواحد معینی ایم۔اے۔آکسن، شائع کردہ آئینہ ادب انارکلی لاہور باردوم)

نامور عالم شمس العلماء مولانا نذیر احمد دہلوی فرماتے ہیں :

’’سارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو۔ کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اس کی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ آئے۔‘‘

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی، صفحہ 4، 5، مطبوعہ 1980)

پھر لکھتے ہیں: ’’کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے؟ توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق‘‘ (ایضاً صفحہ 19)

پھر لکھتے ہیں: ’’مَیں اپنی معلومات کے مطابق اس وقت کے ہندوستان کے والیان ملک پر نظر ڈالتا تھا اور برما اور نیپال اور افغانستان بلکہ فارس اور مصر اور عرب تک خیال دوڑاتا تھا اس سرے سے اس سرے تک ایک متنفس سمجھ میں نہیں آتا تھا جس کو مَیں ہندوستان کا بادشاہ بناؤں۔ امیدواران سلطنت میں سے اور کوئی گروہ اس وقت موجود نہ تھا کہ مَیں اس کے استحقاق پر نظر کرتا پس میرا اس وقت فیصلہ یہ تھا کہ انگریز ہی سلطنت ہندوستان کے اہل ہیں، سلطنت انہی کا حق ہے، انہی پر بحال رہنی چاہئے۔‘‘ (ایضاً، صفحہ 26)

ایڈیٹر رسالہ ’چٹان‘ شورش کاشمیری صاحب لکھتے ہیں :

’’جن لوگوں نے حوادث کے اس زمانہ میں نسخ جہاد کی تاویلوں کے علاوہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا مصداق انگریزوں کو ٹھہرایا ان میں مشہور انشا پرداز ڈپٹی نذیر احمد کا نام بھی ہے۔‘‘ (کتاب ’’عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ 135) یعنی صرف ڈپٹی نذیر حسین ہی نہیں بلکہ اَور بھی بہت سے علماء تھے جو انگریزوں سے جہاد کرنے کو منع کرتے تھے اور انگریزی حکومت کی فرمانبرداری پر زور دیتے تھے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی انگریزی حکومت کے متعلق کیا کہا کرتے تھے ملاحظہ فرمائیے :

’’سلطان رُوم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عامہ اور حسن انتظام کے لحاظ سے برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص گروہ اہل حدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں سے بڑھ کر فخر کا محل ہے۔‘‘ (اشاعۃ السنۃ، جلد 6، نمبر 10، صفحہ 292)

پھر لکھتے ہیں : اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔‘‘ (ایضاً، صفحہ 292)

مولانا ظفر علی خان لکھتے ہیں :

’’مسلمان ...... ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے ...... اگر کوئی بدبخت مسلمان، گورنمنٹ (یعنی انگریزی حکومت۔ناقل) سے سرکشی کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان، مسلمان نہیں۔‘‘ (اخبار زمیندار لاہور، 11 نومبر 1911)

پھر لکھتے ہیں : ’’اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔‘‘ (اخبار زمیندار لاہور، 23 نومبر 1911)

پھر ایک نظم میں لکھتے ہیں :

جھکا فرط عقیدت سے میرا سر | ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا
جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر | کہ شاہنشاہ ہے وہ بحر و برّ کا
زہے قسمت جو ہو اِک گوشہ حاصل | ہمیں اس کی نگاہِ فیض اثر کا

(اخبار زمیندار لاہور، 23 نومبر 1911)

دارالعلوم ’ندوۃ العلماء‘ کی بنیاد ایک انگریز نے رکھی تھی۔ رسالہ ’’الندوۃ‘‘ میں لکھا ہے:

ہز آنر لفٹیننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ نے منظور فرمایا تھا کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھیں گے۔ یہ تقریب 28 نومبر 1908 کو عمل میں آئی۔ (الندوۃ، دسمبر 1908، نمبر 11، جلد 5، صفحہ 2)

اور صفحہ 4 پر عربی ایڈریس ہے جس میں سرجان برسکاٹ کے سی ایس آئی ای کا ندوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کو قبول کرنے پر شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

یہ سب کچھ ہونے کے بعد دل میں ایک خوف تھا کہ مسلمان اعتراض کریں گے کہ انگریز سے سنگ بنیاد رکھوایا۔ لہٰذا یہ بتانے کے لئے کہ یہ اقدام ان کا درست تھا لکھتے ہیں :

یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ایک مذہبی درسگاہ کا سنگ بنیاد ایک غیر مذہب کے ہاتھ سے رکھا جارہا تھا۔ (مسجد نبوی کا منبر بھی ایک نصرانی نے بنایا تھا) (الندوۃ، لکھنؤ دسمبر 1908 صفحہ 1، 2)

’’چونکہ نعوذ باللہ من ذالک ان کے نزدیک مسجد نبوی کے منبر بھی نصرانی بناتے رہے اس لئے اگر ’’ندوۃ‘‘ کی بھی تعمیر نصرانی نے کردی تو کیا فرق پڑتا ہے‘‘

یہی نہیں کہ ندوہ کا سنگ بنیاد انگریز نے رکھا بلکہ اس کے لئے زمین بھی عنایت کی۔ چنانچہ لکھا ہے :

’’وَالْاٰن نَقْدِمُ اِلٰی جَنَابِکُمْ اَزْکی التَّشَکُّرَاتِ حَیْثُ تَفَضَّلْتُمْ عَلَیْنَا بِقَطِیْعَۃٍ مِنَ الْاَرْضِ لِنَرْفَعَ عَلَیْھَا قَوَاعِدَ مَدْرَسَتِنَا۔‘‘

یعنی ہم آنجناب کے حضور نہایت پاکیزہ و پرخلوص شکر کے جذبات پیش کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں قطعہ زمین عنایت فرمایا تاکہ ہم اس میں مدرسہ کی بنیاد رکھ سکیں۔ (الندوۃ، دسمبر 1908، صفحہ 7، جلد 5، نمبر 11)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وہ علماء جو احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے انہوں نے جو تعریفیں (انگریزوں کی) کیں وہ بلاوجہ نہیں تھیں بلکہ ان تعریفوں کے نتیجہ میں انہیں جاگیریں ملی ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو انگریز کی خوشامد کے نتیجہ میں چار مربع زمین الاٹ ہوئی جبکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک انچ بھی زمین نہ ملی اور نہ ہی جماعت پر انگریزوں نے کسی رنگ میں کوئی احسان کیا۔ ساری دنیا میں کوئی انسان ایک کوڑی بھی ثابت نہیں کرسکتا کہ جماعت احمدیہ پر انگریز نے خرچ کی ہو یا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خرچ کی ہو یا انہیں کوئی خطاب ہی دیا ہو جبکہ علامہ اقبال ’’سر‘‘ بن گئے اور ان کے علماء بڑے بڑے خطابات سے نوازے گئے اور جائیدادیں حاصل کرتے رہے، مرادیں پاتے رہے، انگریزوں سے تنخواہیں لیتے رہے۔ یہ سارے تو گویا انگریز کے دشمن اور مجاہد اوّل تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت جو خدا کی خاطر انتہائی قربانیاں کرتے ہوئے صرف اپنے رِسورسیس اور اپنے اموال پر انحصار کررہی ہے اور کبھی کسی حکومت سے ایک آنہ بھی اس نے حاصل نہیں کیا یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ٹھہرے؟

حقیقت حال تو کبھی چھپی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین ہی کی زبانوں سے انکے اپنے فرقوں سے متعلق یہ الفاظ استعمال کروادیئے۔ چٹان، لاہور اپنی اشاعت 15 اکتوبر 1962 میں بریلویوں کے متعلق لکھتا ہے:

انگریزوں کے اولی الامر ہونے کا اعلان کیا اور فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا۔

اب بتائیے! کچھ شک وشبہ ہے کہ یہ ذاتی بات ہورہی ہے یا ایک جماعت کی بات ہورہی ہے؟ اس کا جواب سنئے جو ایڈیٹر صاحب ’’طوفان‘‘ نے لکھا:

’’انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا (یعنی اہل حدیث جسے وہابی تحریک یا تحریکِ نجدیت بھی کہتے ہیں) ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا۔‘‘ (پندرہ روزہ ’’طوفان‘‘ ملتان، 7 نومبر 1962)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے متعلق تو یہ ثابت نہیں کیا جاسکا کہ ایک روپے کا بھی کوئی فائدہ انگریزی حکومت کی طرف سے ملا ہو۔ اب ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ فی الحقیقت انگریزوں کا ایجنٹ کون ہے؟ جنہوں نے انگریزوں سے جائیدادیں حاصل کیں وہ؟ یا وہ جنہوں نے انگریزی حکومت سے کبھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا؟ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

یہ جو تین باتیں ہیں یعنی دعوت الی اللہ کرنا، عمل صالح کرنا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر یہ اعلان کرنا کہ مَیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی تمام باتوں پر عمل کرنے والا یا عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنے والا ہوں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن میں سے پہلی بات ایک مومن کو دینی علم سیکھنے اور اسے دنیا کو سکھانے والا بناتی ہے۔ جو یہ سکھاتی ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے حق کیا ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ دوسروں کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دوسرے کے کیا حقوق رکھے ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ دوسروں کو بتانے کی طرف تبھی توجہ پیدا ہوسکتی ہے جب دوسروں کیلئے ایک درد دل میں ہو۔ ان کو شیطان کے نرغے اور قبضہ سے بچانے کیلئے ایک تڑپ اور توجہ ہو

پھر دوسری خصوصیت یہ ہے کہ فرمایا کہ عمل صالح بجالاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دو بلکہ خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کے لئے قائم کرو ورنہ اگر اپنا عمل نہیں تو تمہارا دینی علم بھی بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا

اور پھر تیسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ حقیقی مومن یہ اعلان کرے کہ مَیں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں
یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر کامل ایمان لاتا ہوں اور نہ صرف ایمان لاتا ہوں بلکہ ان کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہوں
مَیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہوں اور رہوں گا۔ فرمانبرداری میں خلیفۂ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی آجاتی ہے

عمل صالح اور نیک عمل اور تقویٰ کے معیار بھی اسی وقت حاصل ہوتے ہیں جب اطاعت اور فرمانبرداری کا معیار بھی بلند ہوگا
بعض دفعہ بظاہر نیک یا دین کا کام کرنے والے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا انجام نظر آتا ہے کہ اچھا نہیں ہوا

ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہوگی اور ہماری نیکیاں تبھی عملِ صالح کہلائیں گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نظام خلافت کی بھی پوری اطاعت کرنے والے ہوں گے اور خلافت کے زیر انتظام جو نظام ہے اس سے بھی تعاون کرنے والے ہوں گے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں برکت تبھی پڑے گی جب جماعت کا ہر فرد اور ہر عہدیدار بھی، ہر کارکن بھی اور ہر مربی بھی نظام کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہوگا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور پھیل رہا ہے
اس کے بارہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے متعدد الہاموں کے ذریعہ خوشخبری بھی دی ہے
اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دنیا میں خود پیغام پہنچا رہا ہے

یہ تو اللہ تعالیٰ کے کام ہیں اور اس کے وعدے ہیں، یہ تو پورے ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اس میں ہمارا یا کسی انسانی کوشش کا کمال نہیں ہے
لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہترین مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کرے، پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام میں حصہ دار بنانا چاہتا ہے جو کام وہ خود کررہا ہے
جس کے کرنے کا فیصلہ وہ کرچکا ہے، ہمیں تو اللہ تعالیٰ ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے، پس ہر احمدی کو اس بات کو اہمیت دینی چاہئے

افراد جماعت احمدیہ سپین کو خصوصیت کے ساتھ دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح اور اس سلسلہ میں اہم ہدایات

تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20/ اپریل 2018ء بمطابق 20/ شہادت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بشارت، پیدرو آباد، سپین

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (حٰمٓ السجدۃ: 34) اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ آیت ایک کامل مثال ہے اور ان تمام خصوصیات کو سمیٹے ہوئے ہے جو ایک مومن کا خاصہ ہونا چاہئے۔ ایک حقیقی مسلمان سے زیادہ کون ان باتوں کو کرنے والا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ تین باتیں یا تین خصوصیات بتائی ہیں اگر کسی میں ہوں تو اس کی زندگی میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے اور ایسا شخص نہ صرف اپنی زندگی میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے بلکہ معاشرے میں بھی انقلاب پیدا کرنے والا بن سکتا ہے۔ یہ جو تین باتیں ہیں یعنی دعوت الی اللہ کرنا، عمل صالح کرنا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر یہ اعلان کرنا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تمام باتوں پر عمل کرنے والا یا عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنے والا ہوں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن میں سے پہلی بات ایک مومن کو دینی علم سیکھنے اور اسے دنیا کو سکھانے والا بناتی ہے۔ جو یہ سکھاتی ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے حق کیا ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ دوسروں کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دوسرے کے کیا حقوق رکھے ہیں اور تم نے انہیں کس طرح ادا کرنا ہے۔ دوسروں کو بتانے کی طرف تبھی توجہ پیدا ہوسکتی ہے جب دوسروں کے لئے ایک درد دل میں ہو۔ ان کو شیطان کے نرغے اور قبضہ سے بچانے کے لئے ایک تڑپ اور توجہ ہو۔ عباد الرحمن کے گروہ کو بڑھانے کے لئے ایک تڑپ ہو۔ جس میں یہ خصوصیت پیدا ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے ایک جذبہ اور شوق ہو خاص طور پر ایسے حالات میں جبکہ شیطان کے منصوبے اور اللہ تعالیٰ سے دُور کرنے کے لئے مختلف دلچسپیوں کے سامان اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اور اس کے قرب کو تلاش کرنے والا ہی یہ کوشش اور جدوجہد کرسکتا ہے۔

پھر دوسری خصوصیت یہ ہے کہ فرمایا کہ عمل صالح بجالاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دو بلکہ خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کے لئے قائم کرو ورنہ اگر اپنا عمل نہیں تو تمہارا دینی علم بھی بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا۔ جب یہ صورتحال ہو تو پھر دعوت الی اللہ کی تمام کوششیں بیکار گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پھر حاصل نہ ہوئی۔

اور پھر تیسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ حقیقی مومن یہ اعلان کرے کہ مَیں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر کامل ایمان لاتا ہوں اور نہ صرف ایمان لاتا ہوں بلکہ ان کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہوں۔ مَیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہوں اور رہوں گا۔ فرمانبرداری میں خلیفۂ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی آ جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ میں بڑی تبلیغ کر رہا ہوں، میرے پاس بڑا علم ہے، مجھے کسی نظام کی ضرورت نہیں ہے، یہ طریق اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ ایک جماعت قائم کرنا چاہتا تھا اور اس نے قائم کر دی۔ پس اس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ بیشک دعوت الی اللہ بڑی اچھی بات ہے لیکن یہ اعلان بھی ضروری ہے کہ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ کہ میں اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم رکھتے ہوئے فرمانبرداری کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

اسی طرح عمل صالح اور نیک عمل اور تقویٰ کے معیار بھی اسی وقت حاصل ہوتے ہیں جب اطاعت اور فرمانبرداری کا معیار بھی بلند ہو گا۔ بعض دفعہ بظاہر نیک یا دین کا کام کرنے والے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا انجام نظر آتا ہے کہ اچھا نہیں ہوا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کو، ایک عمدہ ترین بات کہنے والے کو بھی اعلیٰ نمونہ دکھانے والے کے معیار اس وقت حاصل ہوں گے اور نتیجہ خیز ہوں گے جب وہ یہ اعلان بھی کرے کہ مَیں فرمانبردار ہوتا ہوں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کرتا ہوں۔ اور ہم احمدیوں کے لئے یہ معیار جو کامل فرمانبرداری کے ہیں تبھی قائم ہوں گے، ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہو گی اور ہماری نیکیاں تبھی عملِ صالح کہلائیں گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نظام خلافت کی بھی پوری اطاعت کرنے والے ہوں گے اور خلافت کے زیر انتظام جو نظام ہے اس سے بھی تعاون کرنے والے ہوں گے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں برکت تبھی پڑے گی جب جماعت کا ہر فرد اور ہر عہدیدار بھی، ہر کارکن بھی اور ہر مربی بھی نظام کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہو گا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور ان وعدوں کے مطابق بھیجا ہے کہ جن کاموں کی تکمیل آپ کے سپرد ہے وہ انشاء اللہ پورے ہونے ہیں۔ کچھ تو آپ کی زندگی میں پورے ہوئے اور کچھ آپ علیہ السلام کی زندگی کے بعد پورے ہونے تھے اور ہو رہے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام بھی دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے اور آہستہ آہستہ پاک دل احمدیت اور اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو جن مقاصد کے لئے بھیجتا ہے ان کو پورا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ: کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلۃ:22) کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی متعدد بار یہ الہام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی الہاماً فرمایا۔ (تذکرہ، صفحہ 84، ایڈیشن چہارم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔‘‘ (الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 304)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بارہ میں فرماتے ہیں کہ ’’چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔‘‘ (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 380 تا 381)

پس جس پودے کو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کے ہر کونے میں لگانا چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری ہوئی شریعت کا پودا ہے جس کی تکمیل اشاعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مقدر ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جس راستبازی کو اللہ تعالیٰ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اس کی تخم ریزی اپنے رسولوں کے ہاتھوں کروا دیتا ہے اور یہ تکمیلِ اشاعتِ اسلام کا بیج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ لگوا دیا بلکہ اس بیج کی بعض علاقوں میں ہری بھری فصلیں بھی آپ کو دکھا دیں اور پھر نظام خلافت کے ذریعہ سے آپ کے لگائے ہوئے بیج کے پودے دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ گویا وہ بیج جو آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے لگوایا تھا اس کے پودے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیل رہے ہیں۔ جیسے زمیندار جانتے ہیں اور یہاں بھی زمینداروں کا بڑا رواج ہے کہ پودوں کی نرسری تیار کر کے پھر ان پودوں کو کہیں بھی لے جایا جا سکتا ہے اور وہاں لگایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح آپ کی قرآن کریم کے علم و معرفت کی تفسیر کی نرسری اور جس طرح آپ نے ہمیں اسلام کا پیغام قرآن کریم کی روشنی میں واضح کر کے بتایا دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا جا رہا ہے اور دنیا اسلام کی خوبصورت تعلیم کی گرویدہ ہو رہی ہے۔

پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور پھیل رہا ہے۔ اس کے بارہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے متعدد الہاموں کے ذریعہ خوشخبری بھی دی ہے۔ ایک تو کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی الہام ہیں۔ چند ایک بیان کرتا ہوں۔ مثلاً فرمایا یَنۡصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیۡ دِیۡنِہٖ (تذکرہ، صفحہ 574، ایڈیشن چہارم) اللہ تعالیٰ اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔ یعنی جس کام کو آپ پھیلا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے وہ اسلام ہے۔ پھر ایک الہام ہے کہ یَنۡصُرُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ۔ (تذکرہ، صفحہ 39، ایڈیشن چہارم) خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ پھر ایک الہام ہے کہ ’’میں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا‘‘ (تذکرہ، صفحہ 149، ایڈیشن چہارم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت قائم ہو گی اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی وجہ سے قائم ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہو گی۔ پھر یہ الہام ہے جو ہر جگہ کافی مشہور بھی ہے اور ہر جگہ کہا جاتا ہے۔ اس کا میں ذکر کرنا چاہتا تھا کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ (تذکرہ، صفحہ 260، ایڈیشن چہارم) ہر کوئی جانتا ہے، ہر کوئی کہتا ہے۔ پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ کا پیغام دنیا میں پہنچنا ہے اور دنیا آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ایک جری پہلوان کی حیثیت سے جانے گی اور جان رہی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دنیا میں خود پیغام پہنچا رہا ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہمارے دنیاوی وسائل کبھی بھی اس بات کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے یا کم از کم اس وقت تک اس بات کے متحمل نہیں ہیں کہ ہم ٹی وی چینل چلائیں، چوبیس گھنٹے چلائیں اور دنیا کی مختلف زبانوں میں پروگرام دیں اور دنیا کے ہر خطے میں اس کے پروگرام پہنچ رہے ہوں اور دنیا کے جو مختلف خطے ہیں، ان میں ہر خطہ میں، میرے خطبات کے ترجمے پہنچ رہے ہوں۔ چھ سات زبانوں میں ساتھ کے ساتھ رواں ترجمہ ہو رہا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ اور پھر اس کے ذریعہ یعنی میرے خطبات کے ذریعہ اور پروگراموں کے ذریعہ اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں کے ذریعہ سعید فطرت لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔

مجھے کئی لوگ لکھتے ہیں کہ کس طرح ایم.ٹی.اے پر آپ کے خطبات نے یا دوسرے پروگراموں نے ہم پر اثر ڈالا اور ہم نے احمدیت میں دلچسپی لی اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ دو تین دن ہوئے Guadelope کے مربی کے ساتھ وہاں کے نو احمدی کا ایک پروگرام آ رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت کا تعارف تو مجھے ہو گیا لیکن میں بیعت نہیں کر رہا تھا اور خطبات سننے کے بعد پھر تسلی ہوئی اور ان کے ذریعہ پھر مجھے بیعت کی بھی تحریک پیدا ہوئی۔ پس یہ تو اللہ تعالیٰ کے کام ہیں اور اس کے وعدے ہیں۔ یہ تو پورے ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اس میں ہمارا یا کسی انسانی کوشش کا کمال نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہترین مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کرے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام میں حصہ دار بنانا چاہتا ہے جو کام وہ خود کر رہا ہے اور جس کے کرنے کا وہ فیصلہ کر چکا ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ پس ہر احمدی کو اس بات کو اہمیت دینی چاہئے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اس میں حصہ دار بن کر ثواب میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

پس آپ لوگ جو یہاں سپین میں ہیں وقت نکال کر مہینہ میں کم از کم ایک دو دن تبلیغ کے لئے دیں۔ یہاں کے لوگوں کی نفسیات کے مطابق تبلیغ کے مختلف طریقے تلاش کریں۔ ایک نو احمدی سپینش ہیں دو تین دن ہوئے مجھے ملنے آئے تو کہنے لگے کہ جس طرح ہمیں یہاں اسلام کی تبلیغ کرنی چاہئے ہم اس طرح نہیں کر رہے، جماعت نہیں کر رہی۔ بلکہ ان کے خیال میں ایک آدھ مربی کے علاوہ مربیان بھی سپینش نفسیات کو سمجھتے ہوئے تبلیغ نہیں کر رہے یا ان کو پتا نہیں کس طرح تبلیغ کرنی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم بیشک یورپ میں شمار ہوتے ہیں لیکن ہماری نفسیات یورپ سے کچھ مختلف ہے۔ یورپ کے لوگوں کی طرح آجکل کے حالات کی وجہ سے اسلام سے اور مسلمانوں سے ہم یہاں کے لوگ خوفزدہ بھی ہیں۔ یورپ کا اثر ہے۔ لیکن ساتھ ہی مسلمانوں کے ایک لمبا عرصہ سپین میں رہنے کی وجہ سے غیر محسوس طریقے پر ہمارے اندر مسلمانوں سے تعلق کا جذبہ بھی ہے جسے ابھارنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر بعض علاقوں میں جیسے اندلس کا صوبہ ہے۔

پس ہمارے مرکزی تبلیغ سیکرٹری بھی اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریان بھی اور دوسرے عہدیدار بھی جہاں حالات کے مطابق منصوبہ بندی کریں وہاں ہر احمدی کو بھی خدام، انصار، لجنہ کو بھی تبلیغ کے لئے وقت دینا چاہئے۔ یہاں مسلمانوں کو سات آٹھ سو سال پہلے تلوار کے زور پر عیسائی بنایا گیا لیکن ہم نے محبت پیار اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ دلوں کو جیتنا ہے۔ جماعت کا تعارف، اسلام کا تعارف تو یہاں وسیع پیمانے پر اب ہو رہا ہے۔ ٹی.وی چینل اور اخبار جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں اور اس ذریعہ سے بھی ایک تبلیغ ہو رہی ہے۔ قرطبہ کے ایک اخبار کے ایڈیٹر یا شاید مالک مجھے ملنے آئے تھے۔ انہوں نے اخبار دکھایا کہ کس طرح میں جماعت کے بارے میں لکھتا ہوں اور پورا صفحہ لکھا ہوا ہے۔ لندن میں جب ہمارا پیس سمپوزیم ہوا ہے تو وہاں بھی یہاں کے اخبار والے اور ٹی وی چینل کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ٹی وی چینل کے نمائندے نے میرا انٹرویو بھی لیا اور پھر یہاں آ کر اپنے ٹی وی چینل پر جماعت کے بارے میں اور جماعت اسلام کی جو پُرامن تعلیم پیش کرتی ہے اس کے بارے میں ایک پروگرام بھی دکھایا۔ میرے انٹرویو کا کچھ حصہ بھی اس میں دکھایا۔ تو اب سپین کی وہ صورتحال نہیں ہے جو آج سے پینتیس چالیس سال پہلے تھی۔

آج اگر پیغام پہنچانے میں کمی ہے تو ہماری طرف سے ہے۔ پھر یہاں مختلف شہروں میں مراکو اور دوسرے عرب ممالک کے لوگ آ کر بس گئے ہیں۔ ان کے علاقوں میں عربی بولنے والوں کے ذریعہ سے تبلیغ کی جائے۔ عربی لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ سپینش زبان میں لٹریچر کا جہاں تک تعلق ہے اور اسلام اور احمدیت کے تعارف پر مبنی لٹریچر کا جہاں تک تعلق ہے گزشتہ چند سال سے مَیں یُوکے اور جرمنی کے فارغ التحصیل طلباء جو شاہد کر کے میدان عمل میں آنے والے ہیں، ان کو میدان عمل میں بھیجنے سے پہلے یہاں بھیجتا ہوں اور وہ ہر شہر میں یہ لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ میرے خیال میں شاید تین ملین سے زیادہ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہو چکا ہوگا۔ نئے مربیان اور جامعہ کے وہ لڑکے جو یہاں آتے ہیں ان کا بھی عمومی تاثر یہی ہے کہ سپین کے لوگ زیادہ بہتر طریق پر لٹریچر وصول کرتے ہیں اور عموماً عزت اور احترام سے ملتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ بہت کم ہیں جو پھینکتے ہوں۔ عموماً دیکھتے ہیں، پڑھتے ہیں اور پھر جیب میں ڈال لیتے ہیں۔

اسی طرح ہماری ایک سپینش خاتون ہیں جو احمدی ہوئی ہیں اور لندن میں رہتی ہیں۔ وہاں ہمارے سیکرٹری نومبائعین کی اہلیہ ہیں۔ ان کا خاندان یہیں ہے۔ ماں باپ یہیں ہیں۔ وہ بھی یہاں آتی ہیں تو مختلف سکولوں میں یا یونیورسٹی میں، کالجوں میں جا کر تبلیغ کرتی ہیں۔ وہ لندن سے آ کے مواقع تلاش کر لیتی ہیں کہ کس طرح جماعت کا تعارف کروانا ہے اور اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو جو یہاں رہنے والے ہیں، مربیان ہیں وہ ایسے مواقع کیوں نہیں پیدا کر سکتے۔ پس یہاں رہنے والے احمدی عہدیداروں اور مربیان کو اس بارے میں ایک مضبوط اور مربوط پروگرام بنانا چاہئے۔ نو احمدی سپینش جس کا میں نے ذکر کیا ہے ان کو بھی میں نے یہی کہا تھا کہ تمہارے خیال میں تبلیغ کے جو بہترین طریقے ہو سکتے ہیں وہ مجھے لکھ کر بھجواؤ۔ جب اس کا وہ مشورہ آئے گا تو وہ بھی یہاں بھجوا دوں گا۔ اگر وہ قابل عمل ہے اور آپ لوگوں کو سمجھ آتی ہے تو پھر اس کے مطابق عمل ہونا چاہئے۔ لیکن اصل چیز یہی ہے کہ آپس کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ذاتیات سے ہٹ کر جماعتی مفادات کو مقدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے احمدی ہو کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور ایک خاص جوش، جذبے اور لگن سے ادا کرنی ہیں۔ صرف سال بعد نئے مربیان کے یہاں مہینہ کے لئے آ کر لٹریچر تقسیم کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔ میں نے ان لوگوں کو اس لئے بھجوانا شروع کیا تھا کہ ایک تو آپ کی مدد ہو جائے گی کیونکہ یہاں افراد جماعت کی تعداد کم ہے۔ دوسرے اس طرح آپ کے دل میں بھی تبلیغ کا شوق پیدا ہوگا یا زبان صحیح طرح نہ آنے کی وجہ سے کم از کم تبلیغ کرنے کے لئے جو حجاب ہے وہ دُور ہوگا اور سب تبلیغ کے کام میں شامل ہو جائیں گے۔ جو مربیان نئے آتے ہیں ان کو تو زبان نہیں آتی لیکن پھر بھی ہر جگہ جاتے ہیں اور اپنا مقصد پورا کر لیتے ہیں۔

پس یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کا کام جو ایک حقیقی مومن کے سپرد کیا ہے اسے ہم نے بھی پورا کرنا ہے۔ ایک تڑپ اور جذبے سے اس میں حصہ لینا ہے اور اس کام میں سب سے زیادہ مربیان کا پہلے فرض ہے کہ وہ تبلیغ کے مختلف راستے تلاش کریں۔ افراد کو بتائیں اور افراد جماعت کو ساتھ لے کر چلیں۔ جو نیشنل سیکرٹری تبلیغ ہیں وہ تبلیغ کے بارے میں بڑے جذبے کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کھل کر تو مجھے نہیں کہا لیکن لگتا ہے کہ انہیں بجٹ کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ افراد جماعت کے تعاون کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ پس یہ امیر جماعت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر سیکرٹری تبلیغ اور مربیان اور افراد جماعت کو بجٹ کا مسئلہ ہے تو حل کریں، مجھے لکھیں۔ اور اس کے لئے امیر جماعت کا بھی کام ہے کہ بھرپور تعاون دیں۔ پہلے بھی تو اخراجات بہت سارے مرکز پورے کرتا ہے۔ یہی طریق ہے جس سے ہم اسلام کی کھوئی ہوئی شان دوبارہ قائم کر سکتے ہیں۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تھا۔ زمانے کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور اسلام کی موجودہ حالت کو سامنے رکھ کر اپنے دل کے درد کا ذکر فرماتے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسلام کی شان و شوکت دوبارہ قائم ہو، اسلام کی برتری دنیا پر دوبارہ ثابت ہو، مخالفین اسلام کے منصوبوں کو اللہ تعالیٰ تباہ کرنا چاہتا ہے اور تباہ کرنے والا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجنے اور سلسلہ کو قائم کرنے کا انتظام فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اب اس سلسلہ کی عظمت کو دکھا رہا ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا۔‘‘ (خدا تعالیٰ نے ان پرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا) ’’کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ مَیں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اُس کی عزت اور وقعت اُن کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانے سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اِس قدر سبّ و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوتی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے۔ اور بعض وقت مَیں اس درد سے بیقرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہیں رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ و شتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفینِ اسلام کے منہ بند کر کے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے۔ اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔‘‘ (یعنی جماعت احمدیہ کو قائم کر کے۔) فرمایا ’’مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ رُوئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔ اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 13 تا 14، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور ہم گواہ ہیں کہ یہ عظمت اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ یہاں بھی پریس کی اور لوگوں کی توجہ پیدا ہوئی ہے اور دنیا کے بعض ممالک میں اس کے کھل کر اظہار بھی ہو رہے ہیں۔ پس یقیناً یہ باتیں جو ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات کی تصدیق کرنے والی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے کام تو وہ خود کر رہا ہے لیکن اس میں ہمیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے اس لئے اس میں حصہ دار بنیں اور بھرپور طریقے سے بنیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں یہ بتاتے ہوئے کہ عمر بڑھانی ہے تو تبلیغ کے کام میں مصروف ہو جاؤ، فرماتے ہیں کہ:

’’سب آدمی اپنے اپنے کام اور غرض سے جس کے لئے وہ آئے ہیں واقف نہیں ہوتے۔ بعض کا اتنا ہی کام ہوتا ہے کہ چوپایوں کی طرح کھا پی لینا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنا گوشت کھانا ہے۔ اس قدر کپڑا پہننا ہے وغیرہ اور کسی بات کی ان کو پرواہ اور فکر ہی نہیں ہوتی۔ ایسے آدمی جب پکڑے جاتے ہیں تو پھر یک دفعہ ہی ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے‘‘ فرمایا ’’لیکن جو لوگ خدمت دین میں مصروف ہوں ان کے ساتھ نرمی کی جاتی ہے اس وقت تک کہ جب تک وہ اس کام اور خدمت کو پورا نہ کر لیں‘‘ فرمایا کہ ’’انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکہ دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا‘‘۔ فرمایا کہ ’’پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 329 تا 330، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو نصیحت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمائی تھی وہی ہمارے لئے بھی ایک سنہری نصیحت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اختار الغزو بعد البناء، حدیث 2942)

سرخ اونٹ اس زمانے میں بڑی قیمتی چیز سمجھی جاتی تھی۔ سرخ اونٹ رکھنے والا جو ہوتا ہے وہ امیر کبیر انسان سمجھا جاتا تھا۔ پس آپ نے فرمایا یہ دنیاوی مال و متاع جو ہے اس بات کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ تم تبلیغ کرو اور کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنو۔

پس بیشک یہاں دنیا کمائیں جو یہاں آئے ہوئے ہیں لیکن کچھ وقت تبلیغ کے لئے بھی ضرور دیں۔ میں نے تو مہینہ میں ایک دو دن کہا ہے اس سے زیادہ آپ لوگوں کو دینا چاہئے۔ اس سے دنیا بھی ملے گی اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا۔ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ تبلیغ کرنے کی وجہ سے اپنا دینی علم بھی بڑھے گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ ثواب اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور اس کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سنّ سنة حسنة ...... الخ حدیث 6804)

پس یہ اس آیت کی وضاحت ہے جو شروع میں تلاوت کی گئی تھی کہ اس سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ

حدیث نبوی ﷺ

’’اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ
جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے شیطان بھاگتا ہے‘‘

(صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

’’بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے‘‘

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

تعالیٰ کی طرف بلائے۔ بلانے والے کو بھی ثواب مل رہا ہے۔ نیکی کرنے کا بھی ثواب مل رہا ہے اور جس کو ہدایت مل رہی ہے اس کا بھی ثواب مل رہا ہے۔ دعوت الی اللہ کرنے والے کو دنیاوی انعام بھی ملا، عمر میں بھی برکت پڑی اور نیکی کا ثواب بھی ملا۔ پس اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ اس وقت تبلیغ اور دنیا کی ہدایت کے لئے وقت دیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اس اہم خدمت جو اسلام کی خدمت ہے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اب وقت تنگ ہے۔ مَیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اِس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقع دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھودے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اُس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 263 تا 264، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا اور ’کشتی نوح‘ کے حوالے سے جو بات کی تھی کہ ’کشتی نوح‘ میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری ’کشتی نوح‘ ہی آپ نے فرمایا۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 408)

ہمیں دعوت الی اللہ کی جو توفیق ملنی ہے، اور ہمیں اعمال صالحہ بجالانے کی جو توفیق ملنی ہے اس کی طرف بھی یہ ہماری تعلیم والے جو ارشادات ہیں وہ رہنمائی کرتے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں بہترین مومن بنا سکتی ہے۔

اعمال صالحہ کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے بھی قائل ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی اور دوسری طرف ان اعمال صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال، اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان کے مخالف سارے کام کر رہے ہیں۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ جو کام مسلمان کر رہے ہیں وہ اعمال صالحہ نہیں ہیں اور جو بعض نیکیاں کر بھی رہے ہیں وہ صرف فرمایا) ’’بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمال صالحہ کی برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال صالحہ اُسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضد فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزّہ ہو۔ جن کی نمازوں میں فساد ہے اور نفسانی اغراض چھپے ہوئے ہیں ان کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہرگز نہیں ہیں اور وہ زمین سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی ہیں کیونکہ ان میں اخلاص کی روح نہیں اور وہ روحانیت سے خالی ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 237، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اعمال صالحہ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے۔ وہ ظاہری اعمال پر نگاہ نہیں کرتا۔ وہ ان کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہ میں خودغرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت اور اخلاص۔ مگر انسان بعض وقت ظاہری اعمال کو دیکھ کر دھوکہ کھا جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تسبیح ہے یا وہ تہجد اور اشراق پڑھتا ہے، بظاہر اَبرار واَخیار کے کام کرتا ہے، (بڑی نیکی کی باتیں کر رہا ہے) تو اس کو نیک سمجھ لیتا ہے۔‘‘ (ایک انسان عام طور پر تسبیح جس کے ہاتھ میں ہو اس کو انسان دوسرا بڑا نیک سمجھتا ہے) ’’مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں۔‘‘ (جو ظاہری چیزیں ہیں وہ پسند نہیں ہیں) ’’یہ پوست اور قشر ہے اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو۔‘‘ (ظاہری چمک دمک، ایک چیز کی ظاہری حالت، اس کا ایک shell، باہر کا خول یہ چیزیں اللہ کو پسند نہیں ہیں بلکہ یہ راضی نہیں کرتیں) فرمایا ’’بے وفا آدمی کتّے کی طرح ہے۔ جو مردار دنیا پر گرے ہوئے ہوتے ہیں وہ بظاہر نیک بھی نظر آتے ہوں لیکن افعالِ ذمیمہ اُن میں پائے جاتے ہیں۔‘‘ (برے کام کرنے والے ہیں) ’’اور پوشیدہ بدچلنیاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جو نمازیں ریاکاری سے بھری ہوئی ہوں ان نمازوں کو ہم کیا کریں اور ان سے کیا فائدہ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 239 تا 240، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایسے دکھاوے کے جو اعمال ہیں انسان کے کچھ کام نہیں آ سکتے۔ ایسے عمل جس میں ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی رضا مدّنظر نہ ہو اس کا کوئی ثواب نہیں ہوتا۔ ایسی دعوت الی اللہ کرنے والوں کے نتائج بھی خاطر خواہ نہیں ہوتے چاہے وہ جتنی مرضی کوشش کرلیں۔ پس اس طرف بھی ہمیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر اعمال صالحہ کثرت سے بجالانے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمالِ صالحہ میں ترقی کرے۔ یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے۔‘‘ (اگر مضبوط ایمان ہونا ہے تو اعمال بجالانے ضروری ہیں) ’’جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدے پر اثر ڈال کر اسے ضائع کر دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمالِ صالحہ کثرت سے بجالاوے۔ اگر اِس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اَوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا؟ اور خدا تعالیٰ کو اُن کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت ہے؟ خدا تعالیٰ اُسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ، طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔ یاد رکھو کہ اس کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے۔‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی سے کوئی رشتہ نہیں ہے) ’’محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی۔‘‘ (فضول باتیں کرتے رہو یا دعوے کرتے رہو۔ ان دعووں کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک وفا نہ ہو۔) فرمایا کہ ’’سچی اطاعت ایک موت ہے۔ جو نہیں بجالاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو ناراض ہو گیا۔ مومن کا یہ دستور نہیں چاہئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہان موحّد نہیں ہو سکتا۔‘‘ (ایک خدا کو ماننے والا نہ بن جائے) ’’اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 366 تا 367، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اعمال صالحہ اس وقت اعمال صالحہ ہیں جب اطاعت بھی کامل ہو اور کامل اطاعت کے ساتھ بجالائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے بجالائے جائیں۔ جب اپنی خواہشات کی دیواروں کو مکمل طور پر گرا دیا جائے اور صرف اور صرف ایک مقصد ہو کہ ہم نے اپنے ہر عمل کے پیچھے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق عمل کرنا ہے۔ اور سچی فرمانبرداری یہی ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں مفاد حاصل ہو جائے وہاں اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلان کر دیا۔ جہاں مرضی کے مطابق کام نہ ہو وہاں شکوے شروع ہو گئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نظام سے بھی غیر ضروری شکوے نظام سے ہٹاتے ہیں۔ پھر دین سے بھی ہٹاتے ہیں۔ خلافت سے بھی دُور کرتے ہیں اور پھر انسان کو اللہ تعالیٰ سے بھی دُوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم نے بعض لوگوں کا یہی انجام دیکھا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 303، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی اشاعت اور غلبہ کا حصہ بنائے۔ پیغام کو پہنچانے کا اور اشاعت کے غلبہ کا حصہ بھی بنائے۔ توبہ استغفار کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے ہم تبلیغ کے کام کو سرانجام دینے والے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے والے ہوں۔ یہی حقوق ہیں جو اعمال صالحہ بجالانے کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ ہمارے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں ہم شامل ہوں۔ اور جب ہم ان باتوں کی طرف اپنی توجہ رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ، اسلام کے غلبہ کے دن بھی دیکھنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’نماز وہ ہے جس میں سوزش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خطبہ عید الاضحیہ

مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے وہ چاہے حج کے لئے جائیں یا نہ جائیں وہ قربانی کرنے کی توفیق کی وجہ سے ان دنوں میں جانوروں کی قربانی ضرور کریں۔ چنانچہ اسی وجہ سے دنیا میں کروڑوں مسلمان عید الاضحیٰ جو حج اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانی کے حوالے سے منائی جاتی ہے اس میں جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن صرف جانوروں کی قربانی کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ٹھہرتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اصل چیز تمہارے دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ ہے جس کی اللہ تعالیٰ قدر فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت، اسکا خوف اور اسکے مقام اور اسکی ذات کی پہچان یہ چیزیں ہیں جو معرفت پیدا کرتی ہیں اور جب یہ معرفت پیدا ہوتی ہے تو پھر انسان ہر گناہ سے بچتا ہے

ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا

اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

انسان کو غصہ کیوں آتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے اندر بعض حالتوں میں تکبر اور غرور پایا جاتا ہے۔ وہ دوسرے کو اپنے سے حقیر سمجھ رہا ہوتا ہے اور اپنے کو بڑا سمجھ رہا ہوتا ہے اور اس کی ذرا سی غلطی پر اس کو غصہ آجاتا ہے۔ پس جو لوگ جلد غصہ میں آکر لڑنے بھڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں ان کیلئے اس میں سوچنے کا مقام ہے۔ چاہے وہ گھریلو تعلقات میں غصہ ہے، میاں بیوی کے تعلقات میں ان پر غصہ کے اظہار ہیں یا اپنے معاشرتی تعلقات میں غصہ کے اظہار ہیں۔ ہر جگہ جہاں بھی ہیں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور خاص طور پر اس قربانی کی عید میں اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ ہم اپنے غصہ کو بھی قربان کریں اور اپنے نفس کو قربان کر کے اس کو بہتر بنائیں

سچی معرفت عاجزی اور انکساری سے آتی ہے اس لئے انسان کو انتہائی عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گرنا چاہئے اور اس سے ہی مدد بھی مانگنی چاہئے

"جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی" پس اس طرف بہت توجہ دینے کی ہمیں ضرورت ہے

خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2 ستمبر 2017ء بمطابق 2 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ عید کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۔ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ الحج:38)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ ان تک پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس بناء پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

یہ آیت قربانیوں کے مضمون کو بیان کرنے والی آیات میں سے ہے اور حج کے مضمون کو بیان کرنے والی آیات کے ساتھ یہ رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے وہ چاہے حج کے لئے جائیں یا نہ جائیں وہ قربانی کرنے کی توفیق کی وجہ سے ان دنوں میں جانوروں کی قربانی ضرور کریں۔ چنانچہ اسی وجہ سے دنیا میں کروڑوں مسلمان عید الاضحیٰ جو حج اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانی کے حوالے سے منائی جاتی ہے اس میں جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن صرف جانوروں کی قربانی کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ٹھہرتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اصل چیز تمہارے دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ ہے جس کی اللہ تعالیٰ قدر فرماتا ہے۔

پس ایک مومن اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ میں نے عید پر اتنے موٹے اور اتنے قیمتی جانور کی قربانی دی۔ اگر تقویٰ نہیں اور قربانیاں تمہیں تمہارے دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ نہیں دلا رہیں تو چاہے تم جتنے بھی موٹے اور قیمتی جانور کی قربانی دے لو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بے فائدہ ہے۔ اس مضمون کی حکمت اور اس کی گہرائی اور تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہوں میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے میں آپ کے بعض حوالے پیش کرتا ہوں۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اسلام نام ہے اپنی روح کو کامل رضا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے قدموں میں رکھ دینا یا اپنے آپ کو ذبح کرنے کے لئے پیش کر دینا۔ فرماتے ہیں کہ یہ مقام خدا تعالیٰ کی کامل معرفت کے بعد ملتا ہے اور کامل معرفت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ "خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑھ معرفتِ کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بیباکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔" پس اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف اور اس کے مقام اور اس کی ذات کی پہچان یہ چیزیں ہیں جو معرفت پیدا کرتی ہیں اور جب یہ معرفت پیدا ہوتی ہے تو پھر انسان ہر گناہ سے بچتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ پھر انسان کو گناہوں سے نجات مل جاتی ہے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح فہم اور ادراک حاصل ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجتمند اور نہ کسی کفّارہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے"۔ نفس کی قربانی ہو تو تبھی انسان صحیح مسلمان بنتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ "اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا"۔ فرمایا کہ "یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے"۔ خوشی اور رضا سے گردن تبھی انسان پیش کرتا ہے یا قربانی تبھی دی جاتی ہے جب محبت بھی کامل ہو اور عشق بھی کامل ہو۔ اور فرمایا کہ "اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے۔ نہ کسی اَور چیز کی ضرورت۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج:38) یعنی تمہاری (قربانیوں) کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون بلکہ صرف یہ قربانی میرے تک پہنچتی ہے"۔ کیا قربانی ہے؟ "کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لئے تقویٰ اختیار کرو"

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 151 تا 152)

پس یہ نکتہ اور فلسفہ سمجھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو خوفناک ہو اور تبھی کہہ رہا ہو کہ مجھ سے ڈرو یعنی خوفناک ہے اس لئے اس سے خوف کھانا ضروری ہے۔ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا ہے جو کسی انتہائی پیار کے رشتہ کے ناراض ہونے سے ہوتا ہے۔ جیسے بچے کو اگر ماں کا خوف ہے کہ وہ ناراض نہ ہو جائے تو اس لئے نہیں کہ ماں کوئی خوفناک چیز ہے بلکہ ماں جیسا پیار کہیں نہیں ملتا اور بچے کا ماں کے ساتھ ایک خاص تعلق ہوتا ہے جس وجہ سے وہ اس کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا۔ اس کی ہر بات کی قدر کرنا جانتا ہے۔ بڑی عمر کو پہنچ کر بھی ماں باپ سے محبت کرنے والے بچے نہیں چاہتے کہ ماں باپ ناراض ہوں۔ اور ان کو راضی رکھنے کے لئے ہر کوشش کرتے ہیں۔ یا دنیاوی محبتوں میں ہم دیکھتے ہیں جو عارضی محبتیں ہیں کہ محبوب کے نخرے برداشت کرنے

کے لئے بعض دنیا دار کیا کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ عارضی محبتیں ہیں جس کی ایک وقت میں انتہا ہوتی ہے اور پھر اکثر ایک وقت میں ایسی محبتیں ختم بھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی محبت ایسی ہے جو دنیا و آخرت سنوارنے والی ہے۔ پس یہ جو خوف خدا تعالیٰ کا ہے جو اللہ تعالیٰ کہتا ہے اپنے دلوں میں پیدا کرو، یہ محبت کی وجہ سے ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے مقام کی قدر کی وجہ سے ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو اس کا حقیقی خوف نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے گناہ انسان اس لئے کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اسے نہیں ملی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے زبانی محبت کا دعویٰ تو ہے لیکن اکثر اوقات دنیاوی چیزوں کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت پر غالب آ جاتی ہے۔ اسی لئے انسان عارضی دنیاوی فائدوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات بھول جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک تو کہا جاتا ہے لیکن دنیاوی مالکوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بسا اوقات پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات انسان کو ایسی پکّی عادتیں بھی ہو جاتی ہیں کہ وہ بالکل لاپرواہ ہو کر کام کر رہا ہوتا ہے۔ خیال ہی نہیں آتا کہ کوئی خدا بھی ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور جس کی مجھ پر نظر ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت رکھتے ہیں وہ اس کے خوف اور اس کی محبت کے بھی اعلیٰ معیار رکھتے ہیں اور یہ معیار رکھنے والے پھر گناہ کرنے میں بیباک نہیں ہوتے۔ وہ ان گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ وہ دن رات اس فکر میں ہوتے ہیں کہ اپنے محبوب کو کس طرح راضی رکھیں۔ ہر وقت اس کے حکموں کی تعمیل کرنے کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔ دنیاوی مفادات کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح نہیں دیتے اور اس کے لئے اپنے نفس اور اپنی خواہشات کی قربانی بھی دینی پڑے تو دیتے ہیں اور اس قربانی کا نام ہی آپ نے فرمایا کہ اسلام ہے۔ یا ہمارے عہد بیعت میں جو ہم کہتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو یہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا حقیقی معیار اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے مقام کی، اس کی ذات کی معرفت حاصل ہو۔ اور یہ بھی واضح ہو جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ نفس کی قربانی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہے یہ کسی مجبوری یا بے دلی کے ساتھ نہ ہو بلکہ اپنی دلی خوشی اور رضا سے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والا ہو۔

اس مضمون کو آپ نے اور جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام نے بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔ لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَ لَا دِمَآؤُہَا وَ لٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38)‘‘ بھیڑ بکریوں کی قربانی تو ایک نمونہ ہے یہ جائزہ لینے کے لئے کہ جس طرح یہ چھوٹی چیز ہماری خاطر قربان ہو رہی ہے اور ہم اس کو قربان کر رہے ہیں کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے نفس کی قربانی کر سکتے ہیں یا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ ظاہری نمونے ہیں جو انسان کے سامنے رکھے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے جائزے لیتا رہے۔ آپ اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے۔ مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ۔ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 99 حاشیہ)

پھر ظاہری قربانیوں اور ظاہری نماز روزہ اور عبادتوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے کہ یہ کیوں رکھی گئی ہیں آپ نے ایک جگہ مزید وضاحت بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سُکھا دیتے ہیں‘‘۔ جوگی جو ہیں ان کی ایسی ریاضتیں ہوتی ہیں کہ اپنے ہاتھ ایک جگہ ایک پوزیشن پہ رکھیں گے اور کئی کئی دن کئی کئی مہینے وہیں رکھیں گے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ سوکھ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں‘‘۔ تکلیفیں تو ہیں لیکن اس سے ان کو کوئی نور نہیں حاصل ہوتا ’’اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے۔ بلکہ اندرونی حالت اُن کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے اور کوئی اثر اُن کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔‘‘ اس ریاضت کا، اس کوشش کا، اس مشقت کا جس میں وہ اپنے آپ کو ڈالتے ہیں کوئی روحانی اثر ان پہ نہیں ہوتا۔ فرمایا ’’اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَ لَا دِمَآؤُہَا وَ لٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38) یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے‘‘۔ صرف ظاہری کھال اور ظاہری چمک دمک نہیں چاہئے بلکہ اصل مغز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس طرح نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی ضرورت کیا ہے؟‘‘ کیا ضرورت ہے نمازیں پڑھنے کی روزہ رکھنے کی۔ روح میں صرف ایک جذبہ پیدا ہو جانا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں دل میں خیال کر لیا اور کافی ہے۔ فرمایا کہ ’’اس کا جواب یہی ہے کہ یہ بالکل پکّی بات ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو رُوح نہیں مانتی اور اس میں وہ نیازمندی اور عبودیّت پیدا نہیں ہوسکتی‘‘۔ اگر جسم کو مشقت میں نہیں ڈالو گے، روح کو جسم کے ساتھ نہیں چلاؤ گے یا جسم کو روح کے ساتھ نہیں چلاؤ گے تو پھر نیاز مندی اور عبودیت پیدا نہیں ہوسکتی۔ یہ احساس نہیں پیدا ہوتا ہے کہ ہر حاجت کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے، اس کی عبادت کرنی ہے، اس کی بندگی اختیار کرنی ہے۔ اور فرمایا کہ ’’وہ نیاز مندی اور عبودیّت پیدا نہیں ہوسکتی جو اصل مقصد ہے‘‘۔ مقصد تو یہی ہے جسم کی عبادت کا بھی، روح کی عبادت کا بھی کہ نیازمندی بھی پیدا ہو۔ عبودیت بھی پیدا ہو۔ ہر وقت یہ احساس پیدا ہو کہ ہمیں حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور اسی کی بندگی اختیار کرنی ہے اور اسی کی عبادت کرنی ہے۔ اگر یہ دونوں چیزیں نہیں تو یہ پیدا نہیں ہو سکتیں۔ فرمایا ’’اور جو صرف جسم سے کام لیتے ہیں روح کو اس میں شریک نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور یہ جوگی اِسی قسم کے ہیں۔ روح اور جسم کا باہم خدا تعالیٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’غرض جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں برابر چلتے ہیں۔ روح میں جب عاجزی پیدا ہو جاتی ہے پھر جسم میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب روح میں واقع میں عاجزی اور نیاز مندی ہو تو جسم میں اس کے آثار خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی جسم پر ایک الگ اثر پڑتا ہے تو روح بھی اس سے متأثر ہو ہی جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420 تا 421، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلنے ضروری ہیں اور ایک مومن کو یہی حکم ہے کہ ظاہری عبادتیں اور قربانیاں بھی اپنا تقویٰ بڑھانے کے لئے کرو، اپنی روح کی بہتری کے لئے کرو۔ اپنے دل کو، اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے کرو۔

تقویٰ کیا ہے جو آخری مقصد ہے اور جو ہماری قربانیوں اور عبادتوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول بناتا ہے۔ اس بارے میں بڑی وضاحت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ اپنی تحریر و تقریر میں بیان فرمایا۔ ایک موقع پر تقویٰ کی شرائط کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اہلِ تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے‘‘۔ غصہ کو دبانا، غصہ سے بچنا یہ بہت بڑی کڑی منزل ہے بلکہ عارفوں اور صدیقوں کے لئے بھی بہت بڑی منزل ہے۔ فرمایا ’’عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے‘‘۔ تکبر اور غرور

’’میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصّہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔‘‘

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 36)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

غصہ کی حالت میں پیدا ہوتا ہے‘‘ اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے‘‘۔ انسان کو غصہ کیوں آتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے اندر بعض حالتوں میں تکبر اور غرور پایا جاتا ہے۔ وہ دوسرے کو اپنے سے حقیر سمجھ رہا ہوتا ہے اور اپنے کو بڑا سمجھ رہا ہوتا ہے اور اس کی ذراسی غلطی پر اس کو غصہ آ جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا غصہ بھی تکبر اور غرور کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا’’ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘

پس جو لوگ جلد غصہ میں آ کر لڑنے بھڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے اس میں سوچنے کا مقام ہے۔ چاہے وہ گھریلو تعلقات میں غصہ ہے ،میاں بیوی کے تعلقات میں ان پر غصہ کے اظہار ہیں یا اپنے معاشرتی تعلقات میں غصہ کے اظہار ہیں۔ ہر جگہ جہاں بھی ہیں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور خاص طور پر اس قربانی کی عید میں اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ ہم اپنے غصہ کو بھی قربان کریں اور اپنے نفس کو قربان کر کے اس کو بہتر بنائیں۔ فرمایا کہ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔

فرمایا’’ مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔‘‘ فرمایا’’ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں‘‘ بڑی عزت واحترام سے پیش آتے ہیں ’’لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے ۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات:12)‘‘ اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگنا بہت بُرا ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی لوگ وہ ہیں جو ظالم ہیں۔ فرمایا کہ’’ تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔‘‘ فرمایا’’ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الحجرات:14)‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 36، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ دائمی علم رکھنے والا اور باخبر ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ سچی معرفت عاجزی اور انکساری سے آتی ہے اس لئے انسان کو انتہائی عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گرنا چاہئے اور اس سے ہی مدد بھی مانگنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ’’ میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اَور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو اِن ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے۔‘‘ ظاہری آنکھ سے بھی ہم دیکھتے ہیں جو اسی وقت استعمال ہوتی ہے جب روشنی ملتی ہے اور یہ روشنی آسمان سے ہی آتی ہے۔’’ اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔‘‘ چاہے وہ روحانی روشنی ہے یا ظاہری روشنی ہے۔ فرمایا’’ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے ’’جو دلوں کی روشنی ہے جو اپنے دلوں کے اندھیروں کو دُور کرتی ہے‘‘ اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے۔‘‘ دلوں کے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے ایسی روشنی ہے جو تقویٰ اور طہارت کی روشنی ہے اور دلوں میں تقویٰ اور طہارت پیدا کرتی ہے فرمایا کہ وہ بھی’’ آسمان ہی سے آتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ’’ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے۔ اور چاہے تو دُور کر دے۔‘‘ فرماتے ہیں’’ پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئ محض سمجھے۔‘‘ اپنے آپ کو کوئی چیز نہ سمجھے۔ ’’اور آستانۂ اُلوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اُس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے۔‘‘ پس نفس کے جذبات کو جلانا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس نور معرفت کو مانگنے کی ضرورت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ اور فرمایا’’ اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔‘‘ یہ نور معرفت ہوگا تو جذبات نفس کو بھی جلائے گا اور ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور دل میں حرارت، گرمی بھی پیدا کرے گا۔’’ پھر اگر اُس کے فضل سے اُس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے‘‘ جب اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہو جائے، دل کھل جائے، دلوں میں نور بھر جائے تو پھر کیا ہونا ہے؟’’ تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اَور بھی ترقی ہو‘‘۔ جوں جوں انسان کے دل کی روشنی بڑھتی جائے اس میں عاجزی اور انکسار بڑھتا چلا جانا چاہئے۔ فرمایا’’ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئ سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں’’ مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانے میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔‘‘

فرمایا’’ عام طور پر تکبّر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبّر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اَور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ اُن کو اصلاحِ نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔ ان کی غرض وغایت صرف جسم تک محدود ہے۔ اس لئے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اَور ہی قسم کے ہیں جیسے ذکرِ اَرّہ وغیرہ جن کا چشمۂ نبوت سے پتا نہیں چلتا۔‘‘ آجکل کے مختلف لوگوں نے مختلف قسم کے ذکر بنا دیئے ہیں۔ اپنے آپ کو علماء بھی سمجھتے ہیں، صوفی سمجھتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں کہ ایسی ایسی بدعتیں پیدا کر دی ہیں جن کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ثابت نہیں ہے۔ فرمایا کہ’’ مَیں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے جس میں روحانیت کا کوئی نام ونشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اب بالکل خالی ہے۔ نبوی طریق جیسا کہ کرنے کا تھا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور اس کو بھلا دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہد نبوت پھر آ جاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو اور اِس کو اُس نے اِس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے۔‘‘

پس بہت بڑی ذمہ داری ہے جماعت کے افراد کی کہ وہ تقویٰ پیدا کریں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے امید رکھ رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:

’’پس (تم پہ) فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو۔ اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 276 تا 278، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جماعت کو تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے ایک اور موقع پر فرمایا۔’’ اے وَے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’قرآن بلند آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے‘‘

(جامع ترمذی، کتاب فضائل القرآن)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں‘‘

(صحیح مسلم، کتاب الامارہ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اسلام کے اس پیغام کو جو زندگی کا پیغام ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپکے غلام صادق کی بیعت میں آکر
دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ؍فروری 2010)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ ہماری فتح دعاؤں ہی سے ہونی ہے۔ پس فتح کے حصول کیلئے
دعاؤں کے اس ذریعے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے
جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور وہ نماز ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 ؍اپریل 2010)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صِدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15) حدیث بھی ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہؐ......الخ حدیث 1) اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ اگر نیک نیت سے یہ کام ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دیتا ہے۔ اگر بدنیت ہے تو اس کی سزا ہے۔ فرمایا کہ ’’ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔‘‘ رستے میں مشکلات بھی آتی ہیں۔ ’’سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے ۔نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔‘‘ خدا کو نہ چھوڑو۔ اس کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو۔ آپ فرماتے ہیں ’’دیکھو مَیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اُس کے پاس آ جاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اُس کو بھی عزت دیتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

پس اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو گے تو اللہ تعالیٰ عزت بھی دے گا۔ تمہارے پاس بھی آئے گا تمہاری دعائیں بھی قبول کرے گا۔ یہ آپ ہمیں فرما رہے ہیں۔ پس یہ وہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے والے بھی بنیں اور آسمان سے پختہ تعلق جوڑنے والے بھی بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک الہام کے بارے میں بڑے درد کے ساتھ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے اور تقویٰ کے معیار بلند کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’کل (یعنی 22؍جون 1899ء) بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔‘‘ فرمایا ’’اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ مَیں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔‘‘ پھر فرمایا کہ ’’میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 303، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس اس طرف بہت توجہ دینے کی ہمیں ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس درد کو سمجھتے ہوئے حقیقی تقویٰ دلوں میں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری عبادتیں، ہماری قربانیاں خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں اسیران راہ مولیٰ کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ اسیری سے گزر رہے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی وجہ سے ان کو ان قربانیوں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے بھی جلد انتظام فرمائے۔ جو جماعت کی وجہ سے مقدمات میں گرفتار ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان مقدمات سے بری فرمائے۔ پاکستان اور الجزائر اور دنیا کے ہر اس ملک کے رہنے والے احمدیوں کیلئے دعا کریں جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔ جماعت کی عمومی ترقی اور تقویٰ کے معیار بلند ہونے کے لئے بہت دعا کریں۔ مسلم اُمّہ کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے اور تقویٰ کے حقیقی معنوں اور حج اور قربانی کے حقیقی مضمون کو سمجھتے ہوئے یہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔

خطبہ ثانیہ اور دعا کے بعد فرمایا: سب کو عید مبارک ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 29 دسمبر 2017)

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3؍اپریل 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ نبیلہ محمود بنت مکرم محمود احمد طاہر صاحب کا ہے جو عزیزم نعمان احمد کلار ابن چوہدری اصغر علی کلار صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل یہاں آصف پرویز صاحب ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16؍مارچ 2018)

......☆......☆......☆......

بقیہ جنازہ از صفحہ نمبر 11

کے دوران اکیلے ہی بچوں کی تربیت اور پرورش کی۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ملہی (ربوہ)

18؍جنوری 2018ء کو تقریباً 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کی اور خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار، بڑے ہمدرد، غریب پرور، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ 1974ء کے پرآشوب دنوں میں بھی پمفلٹ تقسیم کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم منور احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ کے والد اور مکرم عبدالقدوس قمر جاوید صاحب (سابق کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ حال کارکن جنرل سیکرٹری یوکے) کے سسر تھے۔

(12) مکرم ماسٹر چوہدری وسیم احمد ناصر صاحب (ربوہ)

12؍جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو کراچی کسٹم میں ملازمت ملی جو آپ نے محض اس وجہ سے چھوڑ دی کہ اس میں زبردستی رشوت دی جاتی ہے۔ پھر ساری عمر سکول ٹیچر رہے اور اپنے قول و عمل سے بتا گئے کہ حلال رزق کی کیا برکات ہوتی ہیں۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے تھے۔ ڈرگ روڈ کراچی میں مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد گھٹیالیاں چلے گئے جہاں بطور سیکریٹری مال اور سیکرٹری وقف نو کے علاوہ گھٹیالیاں کی مسجد کی تعمیر میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ، پریم کوٹ حافظ آباد میں اور ایک بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب ناصر معلم وقف جدید کے طور پر ربوہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(13) مکرم الطاف قادر خالد صاحب
(ہمبرگ جرمنی)

یکم فروری 2018ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت ہمدرد، شفیق اور نیک انسان تھے۔ زندگی بڑی سادگی اور قناعت سے گزاری۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا اور ہمیشہ مسکرا کر بات کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد صاحب شاہین (مربی سلسلہ جرمنی) کے چچا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے اور یہ انسانی تخلیق کا سب سے بڑا مقصد ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7؍مئی 2010)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہما والدین کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بچے کو وقف کیلئے تیار کرنا اس کی تعلیم و تربیت پر توجہ دینا والدین کا کام ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22؍اکتوبر 2010)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24؍فروری 2018ء بروز ہفتہ ساڑھے 10 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ (نیو مالڈن، یوکے)

17؍فروری 2018ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ انتہائی نڈر اور بہادر خاتون تھیں۔ آپ کی شادی غیر احمدی خاندان میں ہوئی تھی۔ اس لئے مخالفانہ حالات کا بڑی جرأت اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرتی رہیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ، دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والی، بہت خوش اخلاق، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ حضور انور کا خطبہ بڑی باقاعدگی سے سنتیں اور دوسرے عزیزوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بے حد محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ دو مرتبہ حج کرنے کی توفیق پائی۔ اسی طرح متعدد بار جلسہ سالانہ قادیان اور جلسہ سالانہ ربوہ پر بھی جانے کا موقعہ ملا۔ جلسہ سالانہ یوکے پر مہمان نوازی کے علاوہ لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو ضیافت کی ٹیم میں شامل فرمایا تھا اس پر بہت فخر کیا کرتی تھیں۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کی پھوپھی تھیں۔

(2) مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم (جرمنی)

17؍فروری 2018ء کو ایک شادی میں شرکت کے لئے لندن آئے تھے کہ اچانک طبیعت خراب ہونے پر بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مکرم مظفر احمد صاحب (سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی و نیشنل سیکرٹری سمعی بصری جرمنی) کے والد تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مستحق لوگوں کی دل کھول کر مدد کرتے تھے اور اکثر ان کے معاملات کے لئے کورٹ بھی جایا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ (کینیڈا)

یکم فروری 2018ء کو مانٹریال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی پوتی اور حضرت سر محمد چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کی بھتیجی تھیں۔ آپ کے میاں محترم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ کو جماعتی مقدمات میں بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ اکثر کہتی تھیں کہ میری اصل پہچان تو میرے خاوند کی وجہ سے ہے۔ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک، شفیق، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرم عثمان کالونجی صاحب (کنشاسا، کانگو)

5؍فروری 2018ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 1982ء میں مکرم مولانا صدیق منور صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ 1984ء میں کانگو جماعت کے قیام پر پہلے صدر مقرر ہوئے اور بڑے اخلاص کے ساتھ جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ تبلیغی دوروں میں مبلغ سلسلہ کی بہت معاونت کیا کرتے تھے۔ کئی جماعتوں کے قیام کی توفیق پائی۔ آپ کی کوششوں سے کانگو میں سکول، احمدیہ ہسپتال، مشن ہاؤس اور مسجد کی قیمتی جائیدادیں بھی خریدی گئیں۔ ہر وقت جماعت کی خدمت کیلئے تیار اور مستعد رہتے۔ بڑے مخلص اور نڈر انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے اور دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کو بلا کر تاکید کی کہ وفات کے بعد صرف جماعت احمدیہ ہی ان کی تجہیز و تکفین کا حق رکھتی ہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب
(سابق صدر جماعت ملیانوالہ تحصیل ڈسکہ)

2؍فروری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 1949ء میں جوانی کی عمر میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ صدر جماعت ملیانوالہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی اور بچوں کو بھی ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مربیان کی بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے دونواسے جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(4) مکرم ملک عبد الرحیم صاحب (کینیڈا)

9؍اگست 2017ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے، مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے بیٹے اور مکرم ملک عمیر احمد صاحب شہید کے والد تھے۔ اسی طرح ویسٹ افریقہ کے ابتدائی مبلغ مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب آپ کے تایا اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ مرحوم بڑے مخلص، فدائی اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے نیک بزرگ انسان تھے۔

(5) مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ گھمن صاحب
(موسیٰ والا، حال فورس ہائم جرمنی)

21؍ستمبر 2017ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا محترم چوہدری صوبے خان صاحب کے ذریعہ ہوا۔ مرحوم نے پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں لمبا عرصہ ملازمت کی۔ 1981ء میں سعودی عرب چلے گئے۔ وہاں قیام کے دوران کئی دفعہ عمرہ کرنے اور 1982ء میں حج کی سعادت حاصل کی۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے بعض افراد کے ساتھ بڑا قریبی تعلق تھا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی بڑی فکر اور باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ جرمنی آنے سے قبل مرحوم کو اپنے گاؤں موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ میں بطور زعیم مجلس انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب ظفر معلم وقف جدید کے طور پر ضلع لیہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم آر ایم علیم اللہ شریف صاحب ابن مکرم جی ایم رحمت اللہ صاحب مرحوم (شموگہ، کرناٹک، انڈیا)

12؍جنوری 2018ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا محترم موسیٰ رضا صاحب (آف بنگلور) کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1901ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ ہمیشہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں مستعد رہتے۔ خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے نہایت ہی عاجز انسان تھے۔ ہر رشتہ بخوبی نبھانے کی توفیق پائی۔ وفات کے بعد اپنے اور غیر ہر کسی نے کہا کہ ''ہیرا'' آدمی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ 2006ء میں اپنی فیملی کے ساتھ عمرہ کی سعادت بھی پائی۔ خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ حضور انور سے جب آخری دفعہ ملاقات ہوئی تو کہا کرتے تھے کہ اب کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عمر شریف صاحب (کارکن MTA انٹرنیشنل لندن) کے والد تھے۔

(7) مکرمہ امۃ الحئی سارنگ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سارنگ خان صاحب (مڑہ بلوچاں، ضلع شیخوپورہ)

4؍جنوری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ انتہائی مہمان نواز، ہر دلعزیز، غریبوں کی ہمدرد، پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا اور ان کی آمین بھی کرواتی تھیں۔ چالیس سال تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ مڑہ بلوچاں ضلع شیخوپورہ خدمت کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ پر ایک دفعہ روٹی بنانے والے مزدوروں نے ہڑتال کر دی تو آپ کو آٹا گوندھنے اور پیڑے بنانے کا بھی موقع ملا جس کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/6 حصہ کی موصیہ تھیں۔ آپ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی (وکیل دیوان تحریک جدید) اور مکرم نعیم اللہ خان ملہی صاحب (نائب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) کی ساس تھیں۔

(8) مکرم محمد دین صاحب ابن مکرم چنن دین صاحب (ربوہ، حال جرمنی)

27؍جنوری 2018ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ نمازوں کے پابند، بہت نیک، مخلص اور فدائی انسان تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ربوہ میں آکر آباد ہوئے اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت جرمنی میں اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(9) مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ دتہ صاحب مرحوم (سادھوکی ضلع گوجرانوالہ، حال ربوہ)

18؍جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، بہت مخلص، باوفا اور ملنسار خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی پرانی خادمہ تھیں اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(10) مکرمہ زبیدہ خانم صاحبہ
اہلیہ مکرم مولوی نور الحق انور صاحب مرحوم
(سابق مبلغ افریقہ و امریکہ والجزائر فجی)

29؍دسمبر 2017ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ لمبا عرصہ محلہ دار العلوم غربی میں لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت ہمدرد، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ واقفین زندگی کی بہت عزت اور احترام کرتی تھیں۔ ربوہ میں ہونے والے مرکزی جلسوں پر مہمانوں کی خدمت بڑی خوش دلی سے کیا کرتی تھیں۔ میاں کے بیرون ملک خدمت کے عرصہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے توحید کے قیام کے بھی نمونے قائم کئے
عبادتوں کے بھی نمونے قائم کئے، اعلیٰ اخلاق کے بھی نمونے قائم کئے اور حقوق العباد کے بھی نمونے قائم فرمائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 ردسمبر 2017 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے 12 ربیع الاوّل کے دن کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: 12 ربیع الاول کا دن وہ دن ہے جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر کہا۔ جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی۔ جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی۔ جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی۔ جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمت ہے۔ جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھا اور ہے۔

سوال: حضور انور نے آنحضور ﷺ کو اُسوہ قرار دیئے جانے کے متعلق کونسی آیت کریمہ بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اُس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے کیا کیا نمونے قائم فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے توحید کے قیام کے بھی نمونے قائم کئے۔ عبادتوں کے بھی نمونے قائم کئے۔ اعلیٰ اخلاق کے بھی نمونے قائم کئے اور حقوق العباد کے بھی نمونے قائم فرمائے۔

سوال: آج کل کی مسلم اکثریت کیا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے برعکس اس کا عمل کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: افسوس ہے کہ مُسلم اکثریت دعویٰ تو آپ کی محبت کا کرتی ہے لیکن عمل اس کے اُلٹ ہیں جس کی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی تھی اور جو آپ نے عمل کر کے دکھائے تھے۔ یہ لوگ آج 12 ربیع الاول بڑے جوش سے منا رہے ہیں اس میں بجائے یہ عہد کرنے کے کہ اے اللہ کے رسول ہم تیرے اُسوہ پر چلتے ہوئے رحمتیں ہر طرف پھیلائیں گے اکثر مسلمان ملکوں میں فتنہ وفساد کی کیفیت ہے۔

سوال: 12 ربیع الاول کے دن ہر مسلمان کے عمل سے کیا بات ظاہر ہونی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج ہر مسلمان کے عمل سے یہ ظاہر ہونا چاہئے تھا کہ ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں وہ امن وسلامتی کا بادشاہ ہے۔ وہ دنیا کے لئے رحمت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والا ہے۔ وہ اخلاق کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی سنت پر چلنے والے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس مسلمان ملکوں میں فساد کی کیفیت طاری ہے بلکہ غیر مسلم دنیا بھی مسلمانوں کی وجہ سے خوفزدہ ہے۔

سوال: حضور انور نے پاکستان میں 12 ربیع الاول کے دن کی کیا صورت حال بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں بعض شہروں میں آج موبائل فون سروس بند کر دی گئی ہے۔ پولیس کی بھاری نفری ہر چوک اور سڑک پر کھڑی ہے۔ ہر شریف آدمی خوفزدہ ہے اور حکومت قانون نافذ کرنے کیلئے، لاء اینڈ آرڈر کیلئے تحفظات لئے ہوئے ہے۔ احمدیوں کے خلاف دریدہ دہنی میں آج اور بھی شدت پیدا ہوگئی ہے۔ اپنے زعم میں یہ لوگ اس عظیم نبی کی عزت ووقار کو بلند کر رہے ہیں۔

سوال: گزشتہ دنوں پاکستان میں ملاؤں کی جانب سے جو گھیراؤ اور دھرنے ہوئے اس کے کیا نقصانات ہوئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ان دھرنوں نے ہر شریف شہری کو پریشان کر دیا تھا۔ کاروبار زندگی معطل ہو گیا تھا۔ کوئی مریض ہسپتال نہیں جا سکتا تھا۔ اسکول بند کر دیئے گئے۔ دکانیں بند کر دی گئیں۔ کوئی شخص جس کے گھر میں کھانے پینے کا سامان نہیں تھا اپنے بچوں کے لئے کھانے پینے کا سامان نہیں لا سکتا تھا۔ کروڑوں اور اربوں روپوں کا قوم کو مالی نقصان بھی ہوا اور یہ سب کچھ ان نام نہاد علماء کے حُبّ رسول کے نعرے کی وجہ سے ہوا۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راستوں کے کیا حقوق بیان فرمائے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ راستوں کے حقوق ادا کرو۔ بازاروں میں شور و غوغا کرنے سے بچو۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ نے کہا کہ ہم بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر راستوں کے حق ادا کرو۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! راستوں کے حق کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نظریں نیچی رکھا کرو۔ دکھ دینے سے بچو۔ سلام کا جواب دو۔ نیک بات کی تلقین کرو اور بری بات سے روکو۔

سوال: حضور انور نے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ لوگ جو چاہیں کرتے رہیں لیکن ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے ہر پہلو کو دیکھیں اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے مطابق کوشش کریں۔

سوال: عرب کے عام لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے عشق کی کیا گواہی دی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّهٖ۔ یعنی محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہو گیا۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب نے جب آپ کو کہا کہ بتوں کے خلاف اپنی زبان کو تھام لے کیونکہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا تو آپؐ نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ ہے اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ مَیں موت کے ڈر سے اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ مَیں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذّت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن کر آپ کے چچا نے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرتؐ یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ مَیں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور اور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک مَیں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے مَیں تیرا ساتھ دوں گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کیا انعام پایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے کیا معیار بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے کیا اعلیٰ معیار تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی نماز تہجد کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ مگر وہ اتنی پیاری اور لمبی اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن وخوبی کے بارے میں مت پوچھو۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت نے صحابہ میں کیا انقلاب پیدا کیا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ (محمد:13) یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرتؐ کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا (الفرقان:65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔

سوال: عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے متعلق حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیاداری میں ہی نہ ڈوبے رہیں۔ ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہو گئے۔ چالیس فیصد۔ پچاس فیصد۔ ساٹھ فیصد۔ ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کرلیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے کن کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب: حضور انور نے مکرمہ مسز سلمیٰ غنی صاحبہ فلاڈلفیا، امریکہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا جنکی 20 نومبر کو 83 سال کی عمر میں وفات ہوئی تھی۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

سویڈن میں منعقدہ سکینڈے نیوین ممالک کی جماعتوں کے مشترکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین سے خطاب اور اہم نصائح، سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کی حضور انور سے ملاقات، مسجد ناصر کے احاطہ میں منعقدہ تقریب عشائیہ میں ممبران پارلیمنٹ، وزیر مملکت اور متعدد اہم سرکاری وغیر سرکاری شخصیات کی شمولیت اور جماعت کے پُرامن معاشرتی کردار کو خراج تحسین، حضور انور ایدہ اللہ کا تقریب عشائیہ میں خطاب، غیر مسلم معزز مہمانوں کے تأثرات، پریس، ریڈیو اور میڈیا میں دورہ کی کوریج

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے حضور انور کا خطاب، فیملی وانفرادی ملاقاتیں، اوسلو (ناروے) کیلئے روانگی اور مسجد نور اوسلو میں ورود مسعود، والہانہ استقبال اوسلو کے میئر کی حضور انور سے ملاقات، احباب جماعت سے انفرادی و فیملی ملاقاتیں، Sundvollen اور Drammen کی سیر، Ski میوزیم اور Norsk Folke میوزیم کا وزٹ

(سویڈن اور ناروے میں حضور انور کی مصروفیات کی ایمان افروز رپورٹ)

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

17 ستمبر 2005ء بروز ہفتہ
(بقیہ رپورٹ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرداً فرداً تمام مہمانوں سے ملے، تعارف حاصل کیا اور بعض مہمانوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیر مملکت، پروفیسر Ake Sande اور صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئر مین Mr.Frank-Anderson کو قرآن کریم تحفۃً عطا فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ تشریف لے جا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے مسجد کا وزٹ بھی کیا۔ وزیر مملکت Mrs.Lena Hallen Gren جو کہ حکومت سویڈن کے نمائندہ کی حیثیت سے آئی تھیں حضور انور سے ملاقات سے قبل جلسہ گاہ بھی گئیں اور جلسہ کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔ خطاب بھی کیا اور لجنہ میں خواتین سے ملیں اور بات چیت کی۔ کھانا تقسیم ہوتے دیکھا۔ اس کے بعد پھر حضور انور سے ملاقات کیلئے مسجد ناصر گوتھن برگ آئیں۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد ان کا پروگرام تھا کہ پونے سات بجے کی فلائٹ پر گوتھن برگ سے واپس سٹاک ہالم چلی جائیں گی کیونکہ ہفتہ کے دن یہ آخری فلائٹ ہے جو گوتھن برگ سے سٹاک ہالم جاتی ہے۔ لیکن یہ حضور انور کی شخصیت اور ملاقات سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے اپنے سب پروگرام چھوڑ دیئے اور رات آٹھ بجے تک تقریب میں شامل رہیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کو اطلاع دی کہ آپ بچے کو سنبھالیں اب میں By-Air نہیں آرہی۔ تمام فنکشن Attend کر کے آؤں گی۔ چنانچہ حکومت کی انتظامیہ نے ان کے لئے کار کا انتظام کیا اور یہ جہاز کا ایک گھنٹہ کا سفر چھوڑ کر، کار پر مسلسل چھ گھنٹے سفر کر کے رات دو بجے کے قریب سٹاک ہالم پہنچیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ان لوگوں کے دلوں کو پھیر رہا ہے۔ اس وزیر نے خود ہی بیان کیا کہ حضور انور کی ملاقات، حضور انور کی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے میں اس قدر متاثر ہوئی کہ میں حضور انور کی اس مجلس سے اٹھ ہی نہ سکی۔

یہ خاتون وزیر حکومت سویڈن کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کرنے کیلئے لائی تھیں مگر جلدی میں وہ تحفہ جہاز میں ہی بھول گئیں۔ تقریب کے دوران منتظمین سے بار بار افسوس کا اظہار کیا کہ تحفہ جہاز میں بھول گئی ہوں۔ اگلے روز انہوں نے ایک پارلیمنٹ ممبر Mrs.Marianne Carlst Rom کے ہاتھ یہ تحفہ حضور انور کو پیش کرنے کیلئے مسجد ناصر گوتھن برگ بھجوایا جب کہ یہ لوگ عموماً ایسا نہیں کرتے لیکن حضور انور کی شخصیت اور حضور انور سے مل کر ان پر اتنا اثر تھا کہ انہوں نے بجائے کسی سیکرٹری کو بھجوانے کے سپیشل طور پر ایک ممبر پارلیمنٹ کو یہ تحفہ پہنچانے کے لئے بھیجا۔

اس تقریب عشائیہ میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ایک اہم مہمان Mrs.Briti Bohlin Olsson بھی شامل ہوئیں۔ موصوفہ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کے پارلیمانی گروپ کی چیئر پرسن ہیں اور 146 ممبران پارلیمنٹ ان کے گروپ میں ہیں جن میں ملک کے وزیر اعظم بھی شامل ہیں۔ یہ قریباً دو صد کلو میٹر کار چلا کر اس تقریب میں شامل ہونے کیلئے آئیں۔ یہ حضور انور کی شخصیت اور خطاب سے بہت متاثر ہوئیں کہ انہوں نے ایک احمدی ممبر کو بلا کر کہا کہ میں پارلیمنٹ میں سارے گروپ کو اس تقریب سے جو مَیں نے جماعت احمدیہ اور اسلام کا اصل اور صحیح رُخ خلیفہ کی تقریر سے سنا ہے بتاؤں گی اور ہم مل کر سارے گروپ کے ساتھ کام کریں گے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور ان کے خلیفہ کا پیغام تو بہت ہی پر امن اور انسانیت سے محبت پر وابستہ ہے۔ دیگر بہت سے مہمانوں نے بھی بہت اچھے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

پریس اینڈ میڈیا میں دورہ کی کوریج

آج بھی میڈیا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سویڈن آمد، جلسہ سالانہ کا انعقاد اور جماعت کے تعارف پر مشتمل خبروں اور مضامین کا سلسلہ جاری رہا۔

گوتھن برگ سویڈن کے نیشنل اخبار Goteborg Posten نے اپنی 17 ستمبر کی اشاعت میں صفحہ 7،6 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ دو کالم کی شہ سرخی اور چھ کالم کا ایک مضمون شائع کیا۔

خبر کا عنوان تھا ”احمدی مسلمانوں کے معزز مہمان کا Hosgbohojd مسجد میں ورود“

اخبار نے اپنے اس آرٹیکل میں لکھا کہ: دو صد ملین احمدی جو 181 ممالک تک پھیلے ہوئے ہیں انہوں نے گوتھن برگ کے ایرکس برگ (Earks Berg) کے وسیع ہال میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی براہ راست MTA کے ذریعہ روئیداد ملاحظہ کی۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام اس جلسہ میں تشریف لائے۔

کل بروز جمعۃ المبارک جماعت ہائے احمدیہ سکینڈے نیویا تین روزہ جلسہ سالانہ کا آغاز مسجد ناصر گوتھن برگ میں پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا جس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ جماعت سویڈن کے مقامی امیر نے سویڈن کا جھنڈا لہرایا اور امام جماعت احمدیہ نے دعا کروائی۔ اس کے معاً بعد سویڈن کی حکومت کی طرف سے حفاظتی عملہ پولیس کے Escort کے ساتھ امام جماعت احمدیہ جلسہ گاہ ایرکس برگ ہال میں تشریف لائے جہاں حضور انور نے ٹھیک دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ عالمی سیٹلائٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر کیا جا رہا تھا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ سویڈن کے سات صد کے قریب اراکین سارے سویڈن میں پھیلے ہوئے ہیں اور گوٹن برگ شہر میں جہاں ان کی مسجد واقع ہے تین سو کے قریب احمدی مقیم ہیں۔ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ سویڈن ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر یہی وہ واحد جماعت ہے جن کی اپنی مسجد ہے۔ یہ مسجد 1976 میں تعمیر کی گئی اور یہ سویڈن کی سب سے پہلی مسجد تھی۔ بعد میں اس مسجد میں توسیع کرتے ہوئے اس کی جگہ پہلے سے تین گنا بڑی مسجد 1999ء میں تعمیر کی گئی۔ جس کی تعمیر 2000ء میں مکمل ہوئی۔

اس اخبار نے بعض احمدی احباب کے انٹرویو بھی شائع کئے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ 1989ء میں حضرت مرزا غلام احمد نے پنجاب ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اب ان کے پڑپوتے جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ ہیں جو گوتھن برگ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ ہر قسم کے تشدد سے اجتناب کرتی ہے۔ ان کے نزدیک جہاد کا سب سے بڑا ہتھیار تبلیغ ہے۔

۞ اس اخبار Gotenborg Posten کے علاوہ ہفتہ 17 ستمبر کے روز سویڈن کے نیشنل ریڈیو P1 نے اپنی بارہ بجے کی خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سویڈن آمد اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر کیا۔

۞ سویڈن کی نیشنل نیوز ایجنسی Tidingarnas Telegram نے بھی حضور انور کی سویڈن (آمد) مسجد ناصر گوتھن برگ کی نئی تعمیر اور سکینڈے نیوین ممالک کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں خبریں سویڈش میڈیا اور پریس کو مہیّا کیں۔

اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی ایسے سامان پیدا ہوئے کہ سارے ملک میں حضور انور کی سویڈن آمد مسجد ناصر اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبریں اور حضور انور کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ۔ جب کہ اس سے قبل سویڈش میڈیا تک رسائی بہت مشکل تھی۔ اخبارات میں جماعت کے خلاف شائع ہونے والے بعض مضامین کا جواب شائع کروانا بھی بہت مشکل بنا ہوا تھا اور اب حضور انور کی اس سرزمین پر آمد کے ساتھ ہی سویڈش میڈیا اور پریس میں غیر معمولی تبدیلی آئی ہے اور ایک انقلاب پیدا ہوا ہے اور جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے نئے دروازے کھلے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

......☆......☆......☆......

18 ستمبر 2005ء (بروز اتوار)

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج سکینڈے نیوین ممالک کے جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ کے لئے پولیس اسکورٹ میں روانہ ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

چار بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مشہود الحق صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم یوسف صلاح الدین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

خوش الحانی سے پڑھا۔

اس کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے گوتھن برگ کے ڈپٹی میئر جان ایبری نے مختصر تقریر کی۔ انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور گوتھن

برگ میں جلسہ کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے ان کو دعوت دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد Mr Frank Anderson سوشل ڈیموکریٹ پارٹی صوبہ گوتھن برگ کے چیئرمین جو کہ صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئرمین بھی ہیں نے حاضرین جلسہ سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں آپ کا بہت ممنون اور مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ نیز کل کے عشائیہ میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اعزاز میں دیا گیا تھا اس میں بھی شمولیت کا اعزاز بخشا۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ کا یہ جلسہ ہر طرح سے کامیاب ہو۔

انہوں نے کہا کہ گزشتہ تیس سال میں صوبہ گوتھن برگ میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ اس وقت گوتھن برگ کے تین فیصد شہری ایسے ہیں جو کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوئے لیکن اب یہاں آباد ہیں۔ ہمیں انہیں سویڈش معاشرہ کا ایک فعال شہری بنانے کیلئے بہت سے امور کی طرف توجہ دینی پڑی۔ ان تمام امور میں آپ کی جماعت احمدیہ کے ایک رکن اور ہماری پارٹی کے فعال رہنما نے ہمیشہ اپنے بھرپور تعاون سے نوازا۔ آخر پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی خطاب

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کیلئے جونہی ڈائس پر تشریف لائے تو سارا ہال نعروں سے گونج اٹھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 57 کی تلاوت کی اور فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری اس تقریر کے ساتھ سکینڈے نیوین ممالک کا جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچے گا۔ ان دنوں آپ نے مختلف موضوعات پر تقاریر سنیں جو یقینا آپ کی روحانی ترقی کا باعث بنی ہوں گی۔ یہ دن آپ کو خدا کا قرب پانے کی طرف لے جانے والے ہوں گے۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگوں کو خدا کی رضا اور تقویٰ کے حصول کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے یہ توجہ آپ کے دلوں میں دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہو اور آپ روحانیت میں ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: روحانیت میں ترقی جہاں خدا کی عبادت کرنے سے ہوتی ہے وہاں اس خدا کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا اور آپس میں صلح صفائی سے رہنا ضروری ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان جلسوں کا مقصد آپس میں مودّت و محبت کو بڑھانا قرار دیا ہے۔ پس ایک دوسرے سے محبت اور احسان کا سلوک کرنے کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ تبھی آپ خدا کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ تبھی روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے، تبھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے ان تین دنوں میں فائدہ اٹھایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے تعلق تبھی ثابت ہوگا جب اس کی مخلوق سے بھی تعلق ہو۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بارہ میں اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس جلسہ میں ہمارے اندر روحانی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اس کو جاری رکھنا ہے تو خدا سے اپنا معاملہ صاف رکھیں۔ اور خدا سے معاملہ اس وقت صاف ہوگا جب بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور بندوں کے حقوق اس وقت ادا ہوں گے جب بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی ہوگی۔ کسی کو تکلیف، دکھ نہیں دینا، جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی۔

حضور انور نے فرمایا: جب عمومی طور پر خدا کی مخلوق سے ہمدردی ہے تو پھر اپنے دینی بھائیوں سے کس قدر محبت و شفقت کا سلوک ایک احمدی کو کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کا سلوک کرنے والے ہیں۔ تو ایک احمدی کو دوسرے احمدی کے جذبات کا، اس کی تکلیف کا کس قدر خیال رکھنا چاہئے۔ یہ روح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: ایک احمدی جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور یہ عہد کرکے مانا، یہ وعدہ کرکے مانا کہ ایک دوسرے سے ہمدردی رکھیں گے تو ایک احمدی کو کس قدر اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرے بلکہ احسان کا سلوک کرے اور تمام معاملات میں بڑھ چڑھ کر شفقت کرنی ہے۔ آپ میں یہ احساس ہوگا تو تب آپ اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرسکتے ہیں۔ اور جماعتی لحاظ سے ترقی کی منازل طے کرسکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو خدا کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے اس کو توفیق دی کہ وہ جماعت میں شامل ہے۔ لیکن اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل نہیں کررہے، آپؑ کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں ڈھال رہے تو یہ خدا کی ناشکری ہے۔ ہر احمدی کو اس کا جائزہ لینا چاہئے اور خدا کے احسان پر شکرگزار ہونا چاہئے کہ خدا نے ہمیں اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حضور نے فرمایا: ہر فرد جماعت کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کہیں ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو زمین میں فساد کا موجب بنے۔

حضور نے فرمایا: ہمیشہ آپ کے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ مَیں نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اور دنیا کو بتانا ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ لیکن ہم اس کو ماننے والے اور محبتوں کا پیغام دینے والے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے گھروں میں بےسکونی ہے، میاں بیوی کے جھگڑے ہیں، بچے ماں باپ سے بیزار ہیں۔ ایک احمدی سے دوسرے احمدی محفوظ نہیں۔ اگر کسی احمدی کا ہمسایہ اس سے تنگ ہے تو پھر اصلاح کرنے والے نہیں بلکہ فساد کرنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو دنیا سے فساد دور کرنے کے لئے اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ اپنی انا کو ختم کرنا ہوگا۔ نہ صرف یہ باتیں ختم کرنا ہوں گی بلکہ ہر جگہ محبتیں پھیلانی ہوں گی۔ لیکن یہ سب کام انسان اپنے زور بازو سے نہیں کرسکتا۔ یہ سب کچھ خدا کے فضلوں سے ہوگا۔ خدا کے فضل حاصل کرنے کے لئے اس کے آگے جھکنا اور اس کے آگے گڑگڑانا ضروری ہے۔ اور حقیقی طور پر گڑگڑانا اس وقت ہوگا جب آپ کے اندر عاجزی پیدا ہوگی اور یہ خیال پیدا ہوگا کہ مَیں اللہ کے سب بندوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار ہوں۔ جب عاجزی کی یہ شکل بنے گی تو پھر لوگوں سے تعلق میں بھی کسی قسم کی انا اور خودپسندی کی حالت نہیں آئے گی، برا خیال نہیں آئے گا، کسی کو نقصان پہنچانے کا خیال نہیں آئے گا۔ کسی جگہ یہ خیال نہیں آئے گا کہ جماعت میں ہر جگہ میرا ہی وجود نظر آئے۔ میرے علاوہ جو دوسرا شخص اچھا کام کرنے والا ہو اس کو خلیفۂ وقت کی نظروں میں گراؤ۔ یہ فساد کی سوچ ہے۔ ایسے لوگ جتنے بھی سجدے کرتے رہیں یہ عاجزی کے سجدے نہیں ہوتے، دکھاوے کے سجدے ہوتے ہیں، منہ پر مارے جانے والے سجدے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کی کنہ کو جانتا ہے، دلوں کا حال جانتا ہے۔ سب کچھ جانتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر اللہ کے پیار کو حاصل کرنا ہے تو اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے رویّے درست کرنے ہوں گے۔ جب آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے رویّے درست رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ مَیں شفقت کا سلوک کرتا ہوں۔ یہ محبتیں پھیلانے والے اور میری رحمت سے حصہ پانے والے ہوتے ہیں۔ میری رحمت کی آغوش میں آنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کس طرح میرا بندہ کوئی نیکی کرنے والا ہو اور مَیں اس کو جزا دوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس فساد نہ کرنا، محبتیں بکھیرنا اور خدا کا خوف دل میں رکھنا، یقینا انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ پس اپنی جھوٹی اناؤں کو ختم کرکے، اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کرکے اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے اسلام کا صحیح ادراک حاصل ہوا ہے اور دوسری طرف چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہمارے دل پھٹ رہے ہوں۔ ہمارے دلوں میں کینے پل رہے ہوں تو یہ دعوے جھوٹے ہیں۔ جماعت نے ترقی کرنی ہے۔ کسی شخص کی چالاکیوں سے نہیں ہونی بلکہ خدا کے فضلوں سے ہونی ہے اور خدا کے فضلوں کے وہی وارث ہوں گے جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوکر ان باتوں کی ہلکی سی جھلک بھی اگر کسی میں ہے تو اس کو اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا، اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔

حضور نے فرمایا: یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے بڑھنا، پھیلنا اور پھولنا ہے۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ کہیں ہم اس مقصد سے ہٹ تو نہیں رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ نے ان برائیوں کو ختم کرنا ہے۔ برائیاں ختم کریں گے تو اپنی ترقی کے ساتھ دیکھیں گے جماعتی ترقی کی رفتار بھی تیز ہوگی۔ ذاتی اناؤں کی بجائے جماعتی مفاد دیکھیں گے تو خدا تعالیٰ رحمت کا سلوک فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: خدا کا پیار حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ خدا کرے ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کی تکمیل کرنے والا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہوکر صرف منہ سے احمدی کہہ دینا کافی نہیں ہوگا۔ صرف احمدی کہہ دینے سے آپ کے کاموں میں برکت نہیں پڑے گی۔ جب تک ہر احمدی اپنا جائزہ نہیں لیتا اور اپنی اصلاح نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ میں سے ہر ایک ان برکتوں سے حصہ پانے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے اس زمانہ میں وابستہ ہیں۔ اور کوئی احمدی ان لوگوں میں شمار نہ ہو جو بدی، خباثت، بدنفسی اور فتنہ انگیزی کا نمونہ ہیں۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور آپ ان لوگوں میں شامل ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اترنے والے ہیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے اپنے گھروں میں لے جائے۔ ہر شر اور فتنہ سے آپ کو محفوظ رکھے۔ آپ سب کو محبتوں کا سفیر بنائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ سکینڈے نیوین ممالک کا یہ پہلا مشترکہ جلسہ سالانہ اپنے انتہائی مبارک اور کامیاب اختتام کو پہنچا۔ دعا کے بعد احباب جماعت نے پرجوش اور والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ نعروں کا یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور کچھ وقت کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ خواتین نے بھی نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ لجنہ جلسہ گاہ کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور باہر تشریف لے آئے اور پھر یہاں سے پولیس کے اسکورٹ میں مسجد ناصر گوتھن برگ کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں پہنچنے کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

بعدازاں سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج سویڈن کی دو جماعتوں گوتھن برگ اور مالمو کے علاوہ ناروے، فن لینڈ، جرمنی اور پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس طرح کل 27 فیملیز کے 98 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سکینڈے نیوین ممالک کے اس پہلے جلسہ سالانہ میں ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کے علاوہ فن لینڈ، جرمنی، UK، بلجیم، پاکستان اور امریکہ سے بھی بعض احباب و فیملیز شامل ہوئیں۔ اس جلسہ سالانہ پر حضور انور کے خطابات MTA کے ذریعہ پولیس نے جلسہ کے تینوں دن حضور انور کے قافلہ کو مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ جاتے اور واپس آتے ہوئے Escort کیا اور پولیس کا ایک دستہ تینوں دن ہمہ وقت جلسہ گاہ میں ڈیوٹی پر موجود رہا۔ پولیس کے افسران خود ڈیوٹی پر آگے اور قافلہ کو Escort کرتے رہے۔

جلسہ کے اختتام کے بعد جب جماعت کی انتظامیہ نے پولیس کے افسران کا شکریہ ادا کیا تو جواباً ان لوگوں نے کہا: شکریہ ہم لوگوں نے آپ کا ادا کرنا ہے کہ یہاں اس طرح کے اجتماع ہوتے ہیں تو ہمیں مصیبت پڑی ہوتی ہے۔ مقدمات پر مقدمات درج ہوتے ہیں۔ آپ لوگ دنیا کے کئی ممالک سے آئے ہوئے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ آپ سب چھوٹے بڑے مرد و خواتین بوڑھے بچے تمام ایک آواز پر چل رہے ہیں۔ وقت کے مطابق اتنی بڑی تعداد کھانا کھاتی پھر سب وقت پر عبادت کرنے اندر چلے جاتے تھے۔ آپ کمال کے لوگ ہیں۔ آپ نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا اور تینوں دن پُرامن فضا قائم رکھی۔ آپ کس اسلام سے وابستہ ہیں؟

عربی میں محاورہ ہے ''وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ'' کہ جس بات کی غیر گواہی دے دے وہ یقینا سچی، حقیقی اور قابل تعریف بات ہوتی ہے۔ پس آج ہم اسی اسلام سے وابستہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اور آپؐ کی انہی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو آپ کے عاشق

صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم تک پہنچائیں اور آج ہم آپ کے پانچویں خلیفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک آواز پر اٹھتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور آپ کی ہر آواز پر لبیک کے علاوہ کوئی اور کلمہ ہمارے منہ سے نہیں نکلتا۔ پس آنحضرت کا یہی اسلام ہے اور یہی تعلیم ہے جس سے ہم وابستہ ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

......☆......☆......☆......

19رستمبر 2005ء (بروز سوموار)

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گاتھن برگ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق سویڈن سے ناروے کے لئے روانگی تھی۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت گاتھن برگ مرد وخواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی مسجد ناصر جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا، بچیوں نے الوداعی دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

قریباً دس بجے حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد قافلہ پولیس کے Escort میں گوتھن برگ (سویڈن) سے اوسلو (ناروے) کیلئے روانہ ہوا۔ گوتھن برگ سے اوسلو کا فاصلہ 320 کلومیٹر ہے۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق پولیس نے گوتھن برگ شہر سے باہر ایک معین حد تک قافلہ کو اسکورٹ کیا۔ اس کے بعد واپس جانے کی اجازت چاہی۔ راستہ میں بارڈر کراس کرنے کے بعد ایک جگہ کچھ دیر کے لئے رکے جہاں مکرم امیر صاحب ناروے نے اپنے وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ پھر قافلہ آگے روانہ ہوا۔

اوسلو (ناروے) میں ورود مسعود

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد نور ناروے پہنچے۔ جہاں ناروے کی تمام جماعتوں سے آنے والے احباب جماعت مرد وخواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ناروے کا یہ پہلا دورہ ہے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد نور، اوسلو کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو رنگا رنگ لباس میں ملبوس بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھنے شروع کردیئے۔ خواتین اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لئے ہوئے ہلا ہلا کر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ دوسری طرف لاؤڈ سپیکر پر مسلسل نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔ حضور انور کی آمد کے بعد سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب ناروے نے ناروے کا قومی پرچم لہرایا۔

حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو مسلسل خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ بچیوں نے اپنے پیارے آقا پر گلاب کی پتیاں نچھاور کیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس کھڑے رہے۔ مسجد نور اوسلو کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین مسلسل اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ احباب جماعت مرد وخواتین بچے بوڑھے سبھی خوشی ومسرت سے معمور تھے۔ آج ان کے پاس پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور مسجد نور سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے امیر صاحب سویڈن، مبلغ انچارج سویڈن اور سویڈن سے قافلہ کے ساتھ آنے والے بعض دوسرے جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہ سب احباب حضور انور کو گوتھن برگ سے اوسلو تک چھوڑنے آئے تھے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ چھ بجے کے قریب اوسلو شہر کے میئر Per Diltlir Simonsen حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ملاقات کے دوران میئر نے حضور انور کو Oslo میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ بار بار تشریف لائیں۔ میئر نے اوسلو شہر کے متعلق بتایا کہ ہم اسے خوبصورت بنا رہے ہیں اور اوسلو کی بڑی جھیل کے گرد تفریح کے مواقع پبلک کے لئے مہیا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

میئر نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ناروے کو اس ملک کے قدرتی مناظر کے حسن کی وجہ سے بہت پسند کرتے تھے۔ میئر نے بتایا کہ وہ حضورؒ سے مل چکے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے حالات اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کے لئے حالات سازگار ہوں اور جماعت کو اپنے عقائد کے مطابق عبادت کرنے اور اظہار کرنے کی آزادی ہو۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں اس وقت سیاسی صورتحال وہی ہے جو پہلے تھی۔ حضور انور نے جہاد کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مؤقف بیان فرمایا اور تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اصل جہاد کیا ہے۔ میئر نے بتایا کہ ناروے میں آپ کی جماعت معاشرتی بہبود کے لئے مثبت کردار ادا کررہی ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ سے اس لئے بھی بہت متأثر ہیں کہ نظریہ جہاد میں آپ کا مؤقف دوسروں سے مختلف ہے اور حقیقی ہے۔

حضور انور نے امیگریشن کے قوانین کے بارہ میں بھی میئر سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ کافی سخت ہیں۔ میئر نے بتایا کہ سرکاری پالیسی ہی ایسی ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ تک مختلف امور پر تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔ میئر سے ملاقات ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔

آج شام جب اوسلو کے میئر Per Diltlir Simonsen حضور انور سے ملاقات کرکے واپس گئے تو انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں حضور انور کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ مَیں بہت سارے لوگوں سے ملتا رہتا ہوں لیکن حضور کی شخصیت نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ ایک بہت ہی نیک اور شریف النفس انسان ہیں۔ اس کے علاوہ میرا تأثر یہ ہے کہ یہ نہایت ذہین ہیں۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں دوبارہ شروع ہوئیں جو رات 8:30 بجے تک جاری رہیں۔ ناروے کی تین جماعتوں Toyen، Lorenskog اور Furuset کی پچاس فیملیز کے 252 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ ناروے میں حضور انور کا قیام مسجد نور اوسلو کے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھا۔

مسجد نور اوسلو شہر کے وسط میں ناروے کے مشہور پارک Frogner کے قریب فروگنر سٹریٹ پر واقع ہے۔ یہ علاقہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ یہاں اکثر غیر ملکی سفارت خانے ہیں۔

اس علاقہ میں بڑے بڑے ستونوں کے ساتھ بنی ہوئی یہ منفرد اور ممتاز عمارت 1980ء میں جماعت ناروے نے خریدی تھی۔ یہ بلڈنگ بطور مشن ہاؤس صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت خریدی گئی۔ 1980ء کے دورۂ یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ اس عمارت کا رقبہ نصف ایکڑ سے زائد ہے۔ اس بلڈنگ میں دو ہال ہیں۔ ایک خواتین کیلئے اور دوسرا مرد حضرات کیلئے بطور مسجد استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر اور لائبریری ہے۔ بلڈنگ کی دوسری منزل پر رہائشی حصہ ہے اور دو فلیٹ تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹی وی سٹوڈیو ہے جہاں پروگرام تیار ہوتے ہیں اور جماعت کا اپنا ٹی وی سٹیشن ہے جہاں ہفتہ میں چھ گھنٹے ناروے کے نیشنل ٹی وی ''NRK'' کیلئے پروگرام On Air کئے جاتے ہیں۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ اور پھر اس کا ترجمہ یہیں سے On Air کیا جاتا ہے۔ اور ناروے کے نیشنل ٹی وی ''NRK'' پر نشر ہوتا ہے۔ جماعت ناروے کا یہ پہلا مقامی ٹی وی سٹیشن 1994ء میں قائم ہوا تھا۔

اس کے علاوہ مسجد نور کے بیرونی احاطہ میں ایک کمرہ ''ریڈیو اسلام احمدیہ'' کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ ناروے کا اپنا ریڈیو سٹیشن ہے جو 1985ء سے قائم ہے۔ یہاں سے ریڈیو کی نشریات کیبل کے ذریعہ ایک کمپنی کو دی جاتی ہیں جو اوسلو (Oslo) کا لوکل ریڈیو ہے۔ ''ریڈیو اسلام احمدیہ'' سے روزانہ دو گھنٹے کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔

ناروے میں جماعت احمدیہ کا قیام 1957ء میں مکرم سید کمال یوسف صاحب کے ذریعہ ہوا۔ ناروے کے ابتدائی احمدیوں میں سے پہلے احمدی مکرم نور احمد بولستاد صاحب ہیں۔ انہوں نے 1957ء میں احمدیت قبول کی۔ نور احمد بولستاد صاحب جماعت احمدیہ ناروے کے امیر اور اعزازی مبلغ بھی رہ چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 4رنومبر 2005ء)

......☆......☆......☆......

20رستمبر 2005ء (بروز منگل)

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور، اوسلو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان رہائشگاہوں میں بھی تشریف لے گئے جہاں قافلہ کے ممبران ٹھہرے ہوئے تھے۔

Sundvollen اور Drammen کی سیر

آج جماعت احمدیہ ناروے نے سیر کا ایک پروگرام ترتیب دیا تھا۔ اس پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے دس بجے مسجد نور اوسلو سے روانہ ہوئے اور اوسلو سے 45 کلومیٹر دور Sundvollen کے علاقہ میں تشریف لے گئے۔ یہ مقام سطح سمندر سے 250 میٹر بلند ہے اور بنیادی طور پر Gliding-Jump کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں سے Tyrifjord (یعنی ایسی جھیل جو سمندر سے جاملتی ہے اس کو Fjord کہتے ہیں) کا نظارہ بہت دلکش ہے۔ بلند پہاڑوں کے دامن میں نیچے گہرائی میں یہ 45 کلومیٹر لمبی جھیل ہے جو مختلف جھیلوں کا مجموعہ ہے اور بالآخر سمندر سے جاملتی ہے۔ اس جھیل کے اندر چھوٹے چھوٹے سرسبز وشاداب جزائر ہیں۔ ان قدرتی جزائر نے جھیل کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور وفد کے ممبران نے اس جگہ کچھ دیر قیام کیا۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی اور ان مناظر کی تصاویر بھی اتاریں۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے Drammen شہر کے قریب ایک پہاڑی سرنگ Spiralen دیکھنے کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے درامن شہر کا فاصلہ 65 کلومیٹر ہے۔ ملک ناروے پہاڑوں کا ملک ہے۔ یہاں سڑکوں کا جال پہاڑوں کو کاٹ کر لمبی لمبی سرنگیں بنا کر بچھایا گیا ہے۔ چند کلومیٹر کے سفر کے بعد کوئی نہ کوئی سرنگ آ جاتی ہے۔ یہاں پہاڑوں کو کاٹ کر جو سب سے لمبی سرنگ بنائی گئی ہے اور دورویہ سڑک بنائی گئی ہے اس کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے۔ یہ پہاڑوں کے اندر دنیا کی لمبی ترین سرنگ ہے۔

لیکن درامن شہر کے نزدیک پہاڑوں میں جو سرنگ دیکھنے اور بالائی حصہ پر سیر کا جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سرنگ سیدھی نہیں ہے بلکہ ایک دائرہ کی شکل میں بل کھاتی ہوئی مسلسل اوپر چڑھتی ہے اور پہاڑ کی چوٹی پر جاکر نکلتی ہے۔ اس کے اندر بھی دورویہ پختہ سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ یہ بھی دنیا میں منفرد اہمیت کی حامل سرنگ ہے۔

پہاڑ کا بالائی حصہ جہاں یہ سرنگ جاکر باہر نکلتی ہے سطح سمندر سے دوصد میٹر بلند ہے۔ یہ سرنگ پہاڑ کے نچلے زمینی حصہ سے پہاڑ کے بالائی حصہ تک 1650 میٹر لمبی ہے۔ پہاڑ کے اوپر سیرگاہ بنائی گئی ہے جہاں سے

کلامُ الامام

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات، جلد3 صفحہ 48)

طالب دعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد4 صفحہ 292)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

Drammen شہر کا نظارہ بہت دیدہ زیب اور دلکش ہے۔ شہر کے وسط میں پہاڑوں کے دامن میں بہتا ہوا دریا بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کچھ دیر قیام فرمایا اور اس خوبصورت علاقے کا نظارہ فرمایا اور تصاویر بھی بنائیں۔

دفاعی نقطہ نگاہ سے اس سرنگ کی چوٹی پر اور اس پہاڑ کا یہ بالائی حصہ نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اس کی چوٹی پر 1904ء ماڈل کی ایک توپ Chocherill نصب ہے۔ یہ ان بارہ توپوں میں سے ایک ہے جو 1905ء میں اس پہاڑی سلسلہ پر ناروے کے سویڈن سے علیحدہ ہونے کے بعد سویڈن کی طرف سے حملہ کے خطرہ کے پیش نظر نصب کی گئی تھیں۔ آج بھی ہر سال 17 رمئی کو جب ناروے کا قومی دن منایا جاتا ہے تو اس توپ سے گولے داغے جاتے ہیں۔

Drammen شہر اوسلو سے 45 کلومیٹر دور ہے۔ اس شہر کے پہاڑوں میں اس تاریخی اہمیت کی حامل سرنگ Spiralen کا باقاعدہ افتتاح 1961ء میں Drammen شہر کے 150 سالہ جشن کے موقع پر ہوا۔ غیر ملکی سیاح بھی اس سرنگ کو دیکھنے کیلئے بڑے شوق سے آتے ہیں۔ سیاحوں کیلئے یہاں عمدہ قسم سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

یہاں ایک ریسٹورنٹ میں جماعت نے ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں قریباً ایک گھنٹہ قیام کے بعد تین بجے واپس اوسلو کیلئے روانگی ہوئی۔ پونے چار بجے حضور انور اوسلو پہنچے۔ پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اوسلو کے حلقہ Frogner کے 53 خاندانوں کے 234 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

21 رستمبر 2005ء (بروز بدھ)

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور، اوسلو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

Ski Jump اور Ski Museum کا وزٹ

آج بھی جماعت ناروے نے چند مقامات کے وزٹ کا پروگرام بنایا تھا۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد نور اوسلو سے Hilmenkollen کے لئے روانگی ہوئی۔ یہ ایک Ski Jump ہے جو سطح سمندر سے 450 میٹر بلندی پر واقع ہے۔ یہاں سے اوسلو شہر اور اوسلو جھیل کا خوبصورت منظر نظر آتا ہے۔

جب حضور انور یہاں پہنچے تو Hilmenkollen کے ڈائریکٹر نے حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔ ڈائریکٹر نے یہاں حضور انور کی آمد کو اپنے لئے ایک اعزاز سمجھا اور اس کا برملا اظہار بھی کیا۔ ڈائریکٹر نے ازخود بطور گائیڈ حضور انور کو Ski Museum کا دورہ کروایا۔ اور ساتھ ساتھ میوزیم میں رکھی جانے والی اشیاء کے بارہ میں تفصیلاً بتایا اور معلومات بہم پہنچائیں۔

یہ Ski-Museum دنیا کا قدیم ترین Ski میوزیم ہے۔ اس میں چار ہزار سال پرانی Skiing کی تاریخ کو محفوظ کیا گیا ہے اور وہ قدیم ترین اشیاء رکھی گئی ہیں جو Skiing کیلئے استعمال ہوتی تھیں۔

اس میوزیم میں Polar Bear (برفانی ریچھ) کی تاریخ بھی محفوظ کی گئی ہے اور اصل برفانی ریچھ Stuff کر کے یہاں رکھے گئے ہیں۔ یہ میوزیم دیکھنے کے بعد حضور انور وہاں پر نصب Simulator کی طرف تشریف لے گئے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ اس کے اندر بیٹھ کر ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انسان خود Skiing کر رہا ہو اور 130 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے انسان بلندی سے نیچے کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قافلہ کے احباب اور بعض مقامی خدام کو دو گروپس میں تقسیم کر کے Simulator میں بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔ Simulator مختلف اطراف میں انتہائی تیزی سے حرکت کرتا ہے اور اندر بیٹھے ہوئے لوگ بھی اسی تیزی سے دائیں بائیں اور اوپر نیچے حرکت کرتے یں۔ باہر ٹی وی سکرین پر اندر کا سارا منظر نظر آ رہا ہوتا ہے اور احباب کی حرکات وسکنات اور چہرے پر مختلف آثار نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ حضور انور اور باہر کھڑے ممبران نے ٹی.وی سکرین پر یہ منظر دیکھا اور محظوظ ہوئے۔

یہاں سے آگے روانہ ہو کر حضور انور ایک جھیل پر رُکے۔ یہ جھیل ایک پہاڑی کی چوٹی پر موجود ہے۔ بعدازاں قافلہ آگے روانہ ہوا اور ایک مقام Suria Muria نامی جگہ پر رُکا جہاں حضور انور نے کچھ دیر کیلئے اوسلو کے جنوبی حصہ کا دلفریب منظر مشاہدہ فرمایا۔

Norsk Folke میوزیم کا وزٹ

اسکے بعد پروگرام کے مطابق ناروے کے مشہور میوزیم Norsk Folke Museum کیلئے روانگی ہوئی۔ جب حضور انور اس میوزیم پہنچے تو میوزیم کی انتظامیہ کی ایک آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بطور گائیڈ حضور انور کو میوزیم کے مختلف حصّے دکھائے۔ اس میوزیم کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک Open Air میوزیم ہے اور یورپ کا سب سے بڑا اور دنیا کا سب سے پرانا Open Air میوزیم ہے۔ یہ میوزیم پانچ سو سال پرانے نارویجین بود و باش کی عکاسی کرتا ہے۔ اس میں پندرھویں صدی سے لے کر موجودہ صدی تک کے مختلف گھر، دوکانیں وغیرہ رکھی گئی ہیں۔ یہ تمام گھر وغیرہ لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ ایسے گھروں کی تعداد جو اس میوزیم میں رکھے گئے ہیں 155 ہے۔ حضور انور نے ایک چرچ کا بھی معائنہ فرمایا۔ گائیڈ نے بتایا کہ یہ چرچ ایک ہزار سال پرانا ہے۔ یہ چرچ لکڑی کا بنا ہوا ہے اور بڑا خوبصورت اور مضبوط ہے اور نقش ونگار نے اس کو مزید خوبصورت بنا دیا ہے۔ یہ چرچ Stave Church کہلاتا ہے۔

حضور انور اس کے اندر تشریف لے گئے اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد گائیڈ نے حضور انور کو کئی سو سال پرانا ایک رہائشی مکان دکھایا اور اندر لے جا کر اس مکان کا معائنہ کروایا۔ اور ان لوگوں کے رہن سہن کے بارہ میں مختلف معلومات بہم پہنچائیں۔ یہ سارا مکان بھی بڑی مضبوط لکڑی سے بنا ہوا ہے۔ اس میوزیم میں 1928ء کا ایک پٹرول اسٹیشن اور 1937 کا ایک پوسٹ آفس بھی رکھا گیا ہے۔

یہ میوزیم 1894ء میں قائم کیا گیا تھا جس میں پندرھویں صدی سے لے کر موجودہ صدی تک کے مختلف گھر، ملک کے مختلف علاقوں سے لا کر رکھے گئے ہیں۔ یہ گھر دو دو منزلہ ہیں اور بعض ایک منزل پر مشتمل ہیں۔ سونے کے لئے بیڈ (Beds) وغیرہ لکڑی کے ہی ہیں جو عمارت کے ساتھ ہی فکس ہیں اور لکڑی کے ہی بنے ہوئے ہیں۔ ان پر نرم گدیلا وغیرہ بچھا لیا کرتے تھے۔ اس زمانے کے برتن وغیرہ بھی بعض گھروں میں موجود ہیں۔ بعض دوکانوں میں اس زمانے کے قدیم اوزار وغیرہ بھی پڑے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے مختلف راستوں پر چلتے ہوئے اس Open Air میوزیم کے مختلف حصّے دیکھے۔ اس میوزیم کے ایک ریسٹورنٹ میں ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس میوزیم کے وزٹ سے فارغ ہو کر حضور انور کچھ دیر کے لئے ساحل سمندر پر تشریف لے گئے۔ سمندر کا یہ حصہ ایک جزیرہ نما ہے اور Bygdoy کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ خوبصورت سیرگاہ ہے۔ کچھ دیر کیلئے حضور انور نے یہاں چہل قدمی فرمائی۔ اس کے بعد یہاں سے واپسی ہوئی اور پونے تین بجے حضور انور مسجد نور اوسلو تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کیلئے مکرم سید کمال یوسف صاحب (سابق مبلغ ناروے، سویڈن، ڈنمارک) کے گھر پیدل تشریف لے گئے۔ کمال یوسف صاحب کا گھر مسجد نور اوسلو کے قریب ہی ہے۔ کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور واپس تشریف لے آئے۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اوسلو کے مختلف حلقوں کی 47 فیملیز کے 180 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ ملاقاتوں کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11 رنومبر 2005)

......☆......☆......☆......

واقفین نو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’دنیا میں دین کو پھیلانے کیلئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم کو سکھانا ہو۔ اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 18 رجنوری 2013)

(انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

سٹڈی ابراڈ

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association, USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

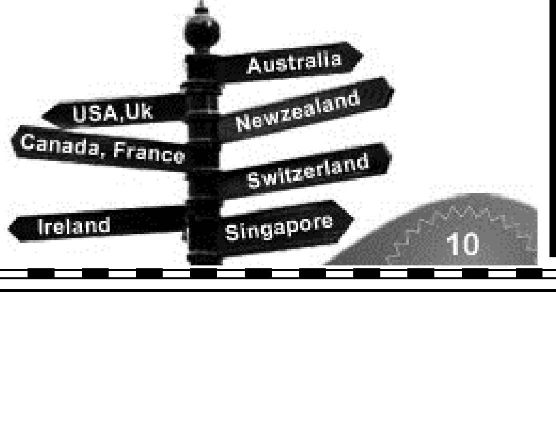

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افرادِ خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

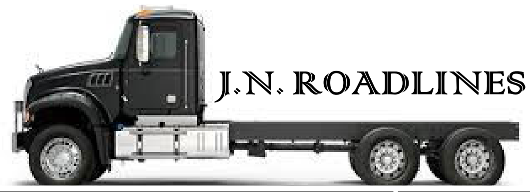

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All..Hatred for None

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8653: میں عطاء الحفیظ عمران ولد مکرم دلاور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,705 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: عطاء الحفیظ عمران　　گواہ: دلاور خان

مسل نمبر 8654: میں مشہود احمد طیب ولد مکرم منور احمد طاہر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ہاؤس نمبر 128، دیانند کامپلکس، سیکٹر 487 کراسنگ، گروگرام صوبہ ہریانہ، مستقل پتا: وڑائچ ہاؤس، محلہ احمدیہ قادیان صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/35,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ فاتح الدین　　العبد: مشہود احمد طیب　　گواہ: فیروز احمد نعیم

مسل نمبر 8655: میں شیریں انور زوجہ مکرم انور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن فلیٹ نمبر 1020 گراؤنڈ فلور، انور اپارٹمنٹ، مہرولی صوبہ دہلی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: 6 تولہ 22 کیریٹ، ایک رہائشی فلیٹ بمقام مہرولی (دہلی)، حق مہر: -/50,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ فاتح الدین　　الامۃ: شیریں انور　　گواہ: عامر شریف

مسل نمبر 8656: میں آفتاب احمد خان ولد مکرم حبیب اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن دہلی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عامر شریف　　العبد: آفتاب احمد خان　　گواہ: فضل احمد

مسل نمبر 8657: میں محمد شفقت علی ولد مکرم محمد لیاقت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: C-194، سیکٹر 105، نوئڈا (یو۔پی)، مستقل پتا: کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک (اُڈیشہ)، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیروز احمد نعیم　　العبد: محمد شرافت علی　　گواہ: عامر شریف

مسل نمبر 8658: میں ضیاء الہدیٰ قمر ولد مکرم قمر الہدیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسلم مشن دہلی، مستقل پتا: سملیہ ضلع رانچی (جھارکھنڈ)، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عامر شریف　　العبد: ضیاء الہدیٰ قمر　　گواہ: فضل احمد

مسل نمبر 8659: میں وسیم احمد ڈار ولد مکرم ظہور احمد ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور تحصیل ڈی۔ایچ۔ پورا ضلع کولگام صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر　　العبد: وسیم احمد ڈار　　گواہ: مسعود احمد ڈار

مسل نمبر 8660: میں ظہور احمد ڈار ولد مکرم غلام احمد ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 69 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ آسنور تحصیل رمحال ہانی پورہ صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 10 مرلہ زمین مع رہائشی مکان بمقام آسنور، اڑھائی کنال کھیتی زمین بمقام آسنور، 3 کنال کھیتی زمین بمقام ریوٹن، 13 کنال کھیتی زمین بمقام وٹو، ڈھائی کنال کھیتی زمین بمقام آسنور، 13 چھوٹا مرلہ زمین مع مکان قیمت 18 لاکھ روپئے اہلیہ کے نام بمقام قادیان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/52,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر　　العبد: ظہور احمد ڈار　　گواہ: مسعود احمد ڈار

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

(سورۃ البقرہ: 61)

اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فسادی بنتے ہوئے بدامنی نہ پھیلاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar　Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

کلامُ الامام

جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر
شجاعت بھی آجاتی ہے اس لئے مومن کبھی بُزدل نہیں ہوتا"
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 317)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

"بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے
کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو"
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 157)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 10-May-2018 Issue. 19

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

سیّد الشّہداء، شیر خدا اور شیر رسول

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا دلگداز و ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 رمئی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کی تعریف میں کیا خوب فرمایا ہے: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کہ مؤمنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وعدے کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا تھا سو ان میں سے بعض اپنی جانیں دے چکے ہیں اور بعض جانیں دینے کو تیار بیٹھے ہیں۔ پس نیکیوں کے اور قربانیوں کے یہ نمونے ہمارے لئے اُسوہ حسنہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: میں صحابہ کے حالات بیان کر تا رہا ہوں جن میں بدری صحابہ بھی تھے اور چند دوسرے بھی لیکن مجھے خیال آیا کہ پہلے صرف بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ کا ذکر کروں ان کا ایک خاص مقام ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاص رضا حاصل کرنے والے لوگ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کا ذکر کروں گا۔ یہ سید الشہداء کے لقب سے مشہور ہیں اور اسی طرح اسد اللہ اور اسد رسول بھی آپ کا لقب ہے۔ حضرت حمزہ سردار قریش حضرت عبد المطلب کے صاحبزادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ حضرت حمزہ کی والدہ کا نام ہالہ تھا اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ کی چچازاد بہن تھیں۔ حضرت حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال اور ایک روایت کے مطابق چار سال عمر میں بڑے تھے۔ حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ حضرت حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی نبوت کے بعد 6 نبوی میں دار ارقم کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت حمزہ کے قبول اسلام کا واقعہ حضرت مصلح موعودؓ نے تاریخی واقعات کی روشنی میں اپنے انداز میں بیان کیا ہے اس کا کچھ خلاصہ میں بیان کروں گا۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان ایک پتھر پر بیٹھے تھے کہ اتنے میں ابوجہل آ گیا۔ اس نے آتے ہی کہا کہ محمد تم اپنی باتوں سے باز نہیں آتے یہ کہہ کر اس نے آپ کو سخت غلیظ گالیاں دینی شروع کیں۔ آپ خاموشی کے ساتھ اس کی گالیوں کو سنتے رہے اور برداشت کیا۔ ایک لفظ بھی آپ نے منہ سے نہیں نکالا۔ ابوجہل جب جی بھر کے گالیاں دے چکا تو اس کے بعد وہ بدبخت آگے بڑھا اور اس نے آپ کے منہ پر تھپڑ مارا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی اسے کچھ نہیں کہا۔ سامنے ہی حضرت حمزہ کا گھر تھا۔ جب ابوجہل یہ سب کچھ کر رہا تھا تو حضرت حمزہ کی ایک لونڈی دروازے میں کھڑے ہو کر یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ شام کو حضرت حمزہ جب شکار سے واپس آئے تو لونڈی نے کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ حمزہ یہ سن کر حیران ہو گئے اور تعجب سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ لونڈی نے کہا کہ معاملہ کیا ہے تمہارا بھتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھا تھا کہ ابوجہل آیا اور اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دیا اور بے تحاشا گالیاں دینی شروع کر دیں اور پھر ان کے منہ پر تھپڑ مارا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے سے اُف تک نہیں کی۔ حمزہ نے اپنی لونڈی سے جب یہ واقعہ سنا تو ان کی آنکھوں میں خون اُتر آیا اور ان کی خاندانی غیرت جوش میں آئی۔ اُسی وقت بغیر آرام کئے غصہ سے کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابوجہل وہاں بیٹھا ہوا لاف زنی کر رہا تھا اور اس واقعہ کو مزے لے لے کر سنا رہا تھا کہ آج میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں گالیاں دیں اور یہ سلوک کیا۔ حمزہ جب اس مجلس میں پہنچے تو انہوں نے جاتے ہی کمان بڑے زور کے ساتھ ابوجہل کے سر پر ماری اور کہا کہ تم اپنی بہادری کے دعوے کر رہے ہو اور لوگوں کو سنا رہے ہو کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ذلیل کیا۔ اب میں تجھے ذلیل کرتا ہوں اگر تجھ میں کچھ ہمت ہے تو میرے سامنے بول۔ ابوجہل اس وقت مکہ کے اندر ایک بادشاہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ جب اس کے ساتھیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ جوش کے ساتھ اٹھے اور انہوں نے حمزہ پر حملہ کرنا چاہا مگر ابوجہل مرعوب ہو گیا تھا بیچ میں آ گیا اور ان لوگوں کو حملہ کرنے سے روکا اور کہا تم لوگ جانے دو دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے ہی زیادتی ہوئی تھی اور حمزہ حق بجانب ہیں۔

حضرت حمزہ نے اُسی مجلس میں جس میں کہ انہوں نے ابوجہل کے سر پر کمان ماری تھی اپنے ایمان کا اعلان کر دیا اور ابوجہل کو مخاطب ہو کر کہا کان کھول کر سن لو کہ میں بھی آج سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم ہوں اور میں بھی وہی کچھ کہتا ہوں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو آ میرے مقابلے پر۔ یہ کہہ کر حمزہ مسلمان ہو گئے۔ روایات میں ہے کہ حضرت حمزہ کے مسلمان ہونے کے بعد مکہ کے جو مسلمان تھے ان کے ایمان کو بڑی تقویت ملی۔ حضرت حمزہ نے بھی دیگر مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مدینہ ہجرت کے بعد بھی کفار کی ریشہ دوانیاں ختم نہیں ہوئیں۔ اس لئے مسلمانوں کو بڑا ہوشیار رہنا پڑتا تھا اور کفار کی نقل و حرکت پر نظر رکھنی پڑتی تھی۔ روایت میں ہے کہ قریش کی نقل و حرکت اور ریشہ دوانیوں سے باخبر رہنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمات کی ضرورت پیش آئی جن میں حضرت حمزہ کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔

ہجرت مدینہ کے بعد دیگر مسلمانوں کی طرح حضرت حمزہ کے مالی حالات بھی بہت خراب ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہی ایام میں حضرت حمزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کوئی خدمت میرے سپرد فرما دیں تاکہ ذریعہ معاش کی کوئی صورت پیدا کر لوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے حمزہ اپنی عزت نفس قائم اور زندہ رکھنا زیادہ پسند ہے یا اُسے مار دینا۔ حضرت حمزہ نے عرض کیا میں تو اُسے زندہ رکھنا ہی پسند کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اپنی عزت نفس کی حفاظت کرو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعاؤں پر زور دینے کی تحریک فرمائی اور بعض خاص دعائیں سکھائیں۔ ان دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حمزہ کو گھر بار اور ضرورت کا سب کچھ عطا فرمایا۔

دو ہجری میں بدر کا مشہور معرکہ پیش آیا۔ غزوہ بدر کے موقع پر کفار کی طرف سے اسود بن عبدالاسد مخزومی نکلا یہ نہایت ہی شریر اور برا شخص تھا۔ اس نے عہد کیا تھا کہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض میں سے جا کر پانی پیوں گا۔ وہ اس ارادے سے نکلا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس کا مقابلہ کرنے آئے اور اس کا کام تمام کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن ربیعہ اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور بھائی بھی نکلے اور پکار کر کہا کہ کون ہمارے مقابلہ کے لئے آتا ہے تو انصار کے کئی نوجوانوں نے اس کا جواب دیا۔ عتبہ نے کہا کہ ہمیں تم سے کچھ لینا دینا نہیں ہے ہم تو صرف اپنے چچا کے بیٹوں سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے حمزہ اٹھو۔ اَے علی کھڑے ہو۔ اَے عبیدہ بن حارث آگے بڑھو۔ حمزہ عتبہ کی طرف بڑھے حضرت علی کہتے ہیں کہ میں شیبہ کی طرف بڑھا اور عبیدۃ اور ولید کے درمیان جھڑپ ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو سخت زخمی کیا اور پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو مار ڈالا اور عبیدۃ کو ہم میدان جنگ سے اٹھا کر لے آئے۔ حضرت علی اور حمزہ نے تو اپنے اپنے مخالفین کو مار دیا تھا۔ حضرت حمزہ کی بہادری کا یہ عالم تھا کہ غزوہ بدر میں کفار میں دہشت ڈالنے کے لئے آپ شتر مرغ کا پر بطور نشان جنگ لگائے ہوئے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ امیہ بن خلف سردار قریش میں سے تھا جو کہ مکہ میں حضرت بلال کو تکالیف دیتا تھا غزوہ بدر میں انصار کے ہاتھوں مارا گیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جس کے سینہ میں شتر مرغ کا پر لگا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ حمزہ بن عبدالمطلب ہیں امیہ کہنے لگا کہ یہی وہ شخص ہے جس نے آج ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

غزوہ احد میں بھی حضرت حمزہ نے شجاعت کے کمالات دکھائے۔ آپ کی یہ بہادری قریش مکہ کی آنکھوں میں سخت کھٹکی تھی بخاری میں اس کی تفصیل اس طرح درج ہے کہ عمیر بن اسحاق سے مروی ہے کہ احد کے روز حمزہ بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو تلواروں سے جنگ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں اسد اللہ ہوں اور کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے ہٹتے وہ اسی حالت میں تھے کہ یکا یک پھسل کر اپنی پیٹھ کے بل گرے۔ انہیں وحشی اسود نے نیزہ کھینچ کر مارا۔ حضرت حمزہ ہجرت نبوی کے بعد بتیسویں مہینہ میں جنگ احد میں شہید ہوئے آپ کی عمر اس وقت انسٹھ سال تھی۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت حمزہؓ کے کفن کیلئے دو کپڑے لائیں۔ جب ہم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان دو کپڑوں میں کفن دینے لگے تو دیکھا کہ ان کے پہلو میں ایک انصاری شہید ہوئے پڑے ہیں۔ ہمیں اس بات پر شرم محسوس ہوئی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیں اور اس انصاری کو ایک کپڑا بھی میسر نہ ہو اس لئے ہم نے یہ طے کیا کہ ایک کپڑے میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور دوسرے میں اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو کفن دیں۔ ہم نے قرعہ اندازی کی اور جس کے نام جو کپڑا نکلا اسے اسی کپڑے میں دفنا دیا۔ حضرت حمزہ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا تھا جب آپ کا سر ڈھانکا جاتا تو دونوں پاؤں سے کپڑا ہٹ جاتا اور جب چادر پاؤں کی طرف کھینچ دی جاتی تو آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹ جاتا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا چہرہ ڈھانک دیا جائے اور پاؤں پر گھاس رکھ دی جائے۔

حضرت حمزہ اور حضرت عبداللہ بن جحش جو کہ آپ کے بھانجے تھے ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت حمزہ کی نماز جنازہ دوسرے باقی شہداء کے ساتھ ستر دفعہ پڑھائی کیونکہ ہر دفعہ حضرت حمزہ کی نعش وہیں پڑی رہتی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ وہ لوگ تھے اللہ تعالیٰ جن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے جو کشائش میں اپنے بھائیوں کو یاد کیا کرتے تھے اور اپنی گزشتہ حالت کو سامنے رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کی شہادت پر اپنے مرثیہ میں کہا تھا کہ میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور حمزہ کی موت پر انہیں رونے کا بجا طور پر حق بھی ہے مگر خدا کے شیر کی موت پر رونے دھونے اور چیخ و پکار سے کیا حاصل ہو سکتا ہے وہ خدا کا شیر حمزہ کہ جس صبح وہ شہید ہوا دنیا کہہ اٹھی کہ شہید تو یہ جوانمرد ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور انہوں نے اپنی قربانیوں کی جو مثالیں قائم کی ہیں وہ رہتی دنیا تک مسلمان یاد رکھیں اور انہوں نے نیکیوں کے جو نمونے قائم کئے ہیں جو اسوہ قائم کیا ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad